



رزق کے غیبی خزانے



مولانا محمد بشیر فاروقی سیلانی مدظلہ العالی

www.gulfishanmasjid.org

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

رسول اکرم، نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”روٹی کا احترام کرو! کیوں کہ یہ آسمان و زمین کی برکتوں میں سے ہے۔“

رزق کے غیبی خزانے

مولانا محمد بشیر فاروقی

بانی: سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ
شعبہ نشر و اشاعت

حضرت مولانا محمد بشیر فاروقی دامت برکاتہم العالیہ

سرپرست اعلیٰ :

مولانا محمد راشد القادری

تحقیق و ترتیب :

محمد امین میمن

علی زبیر

رزق کے غیبی خزانے

کتاب کا نام :

حافظ محمد علی

پروف ریڈنگ :

نوٹ: حضرت مولانا محمد بشیر فاروقی اور سیلانی شعبہ نشر و اشاعت اپنی تمام کتابوں سے کسی قسم کا منافع حاصل نہیں کرتے بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور دین کی تبلیغ و اشاعت مقصود ہے۔

ان کتابوں کی اشاعت، پرنٹنگ اور تقسیم کے تمام حقوق سلام پبلشرز کو دیئے گئے ہیں۔

سلام پبلشرز ۲۰۱۰ء

آئی ایس بی این: ISBN 978-969-9498-02-2

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ سلام پبلشرز کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی حصے کی نقل، ترجمہ، کسی قسم کی ذخیرہ کاری، جہاں سے اسے دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہو کسی بھی شکل میں اور کسی بھی ذریعے سے ترسیل نہیں کی جاسکتی۔ یہ کتاب صرف اسی صورت میں فروخت کی جائے گی کہ اس کو ناشر کی اجازت کے بغیر اس کی اصل شکل کے علاوہ کسی دوسری وضع اور جلد وغیرہ میں بطور کاروبار استعمال نہ کیا جائے اور بعد کا خریدار بھی ان شرائط کا پابند رہے گا۔

اظہار تشکر

اس کتاب کی تالیف اور اشاعت میں مندرجہ بالا تمام افراد کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کے لیے تہہ دل سے مشکور ہیں۔ لیکن جملہ حقوق بحق سلام پبلشرز محفوظ ہیں۔

سلام
PUBLISHERS

سلام پبلشرز نے

G-1، پلاٹ 11/2،

علی ٹیرس، گارڈن ایسٹ،

کراچی۔ ۷۵۶۴۰۔ پاکستان

سے شائع کی۔

فون 021-32220977
0300-82 72526

www.salambookshop.com

ہر جانب رزق کی تنگی اور مفلسی کی دہائی سننے کو ملتی ہے۔ مہنگائی نے خلقِ خدا کو بد حال کیا ہوا ہے۔ رزق کی طلب اتنی بڑھتی نظر آتی ہے کہ اچھے بھلے راسخ العقیدہ مسلمان بھی حصولِ رزق کے لیے محض دنیاوی اسباب پر تکیہ کرنے لگے ہیں۔ حالانکہ رزق کے تمام خزانے تو اللہ کریم کے پاس ہیں۔ تو پھر کیوں نہ خزانوں کے بجائے خزانوں کے مالک سے رجوع کیا جائے۔ اس کتاب میں ہم نے رزق کے غیبی خزانوں کی بے شمار چابیاں درج کی ہیں۔ جنہیں حاصل کر کے آپ ان شاء اللہ ﷻ اللہ تبارک و تعالیٰ کے غیبی خزانوں کے دروازے کھول سکتے ہیں۔ بیان کیے گئے اور داد و وظائف پر عمل شروع کرنے سے پہلے پوری کتاب اچھی طرح پڑھیں۔ کوشش کریں کہ یہ کتاب سکون کے ساتھ ایک ہی نشست میں پڑھ سکیں۔

بشیر احمد فاروقی عفی عنہ

رزق کے غیبی خزانے کی چابی

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ
قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدَرًا ﴿٣﴾

جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے (دنیا و آخرت کے رنج و غم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے۔ اور اُسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے، جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے، تو وہ (اللہ) اُسے کافی ہے، بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے، بے شک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔

﴿پ 28، سورۃ الطلاق﴾

اس آیت مبارکہ کو ترجمے کے ساتھ یاد کریں۔ اور ہر فرض نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اور کسی سے بات کیے بغیر، ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھیں اور اس کے بعد ایک مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ اور آسمان کی جانب منہ کر کے پھونک ماریں۔ ان شاء اللہ غیب سے رزق کا بندوبست ہوگا۔ وہاں سے رزق آئے گا جہاں سے آنے کی توقع بھی نہ ہوگی۔ اور ان شاء اللہ دل گناہوں سے بیزار ہوگا۔ واضح رہے کہ آیت مبارکہ کا ترجمہ بھی یاد کرنا ضروری ہے۔



نمبر شمار	مضامین	صفحہ
1	رزق کے دروازے	12
2	برکت کی نعمت	13
3	اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی وجہ سے تنگدستی	15
4	اللہ ﷻ کی طرف سے تنبیہ کی صورت میں تنگدستی	16
5	تنگدستی گناہوں سے پاک کرتی ہے	17
6	خوشحالی اور تنگدستی میں اللہ کی منشا	18
7	رسول اللہ ﷺ کی پسند	19
8	خوشحالی اور تنگدستی کیا ہے؟	20
9	اللہ تعالیٰ کی نوکری	20
10	جہاں سے گمان نہ ہو، وہاں سے رزق	21
11	اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر رزق بڑھائیں	23
12	توبہ کرنے اور معافی مانگنے پر اچھی زندگی کا وعدہ	25
13	اطاعتِ الہی باعثِ وسعتِ رزق ہے	26

27	عبادت تنگ دستی کو دور کرتی ہے	14
28	روزی میں بَرَکت کا مجزَّب نسخہ:	15
29	اللہ کریم سے خیر مانگنا سعادت ہے	16
29	رزق کا ذمہ اللہ کریم کے پاس ہے	17
31	رزق ضرور ملے گا!	18
32	تنگ دستی کا علاج	19
33	رزق میں اضافے کا بہترین نسخہ	20
34	ضرورتیں پوری ہونے کی ترکیب	21
34	اگر مالدار بننا چاہیں!	22
35	اچھا سلوک، مال کو بڑھانے والا ہے	23
35	رشتے داروں سے اچھے سلوک پر رزق میں اضافہ	24
36	صلہ رحمی سے محتاجی کا خاتمہ	25
37	کمزوروں کی بَرَکت سے رزق کا ملنا	26
38	صدقہ، مال میں 700 گنا اضافہ کرتا ہے!	27
39	صدقے سے مال کم نہیں ہوتا	28
39	صدقہ کی کثرت سے روزی اور بگڑی تقدیر کا سنورنا	29
40	شیطان، تنگ دستی سے ڈراتا ہے	30
41	شیطان، صدقہ، اور خیرات سے روکتا ہے	31

41	لاچ اور محتاجی	32
42	محتاجی دور کرنے کے تین طریقے	33
43	رحمتِ الہی واجب کرنے والی چیز	34
43	کھانا کھلانے سے خیر و برکت نازل ہوتی ہے	35
44	کھانے میں اول و آخر ہاتھ دھو کر مفلسی دور کریں	36
44	مل کر کھانے سے برکت و رحمت	37
45	کم کھانے میں پریشانیوں سے چھٹکارا	38
46	کھانا ایسے کھائیے	39
54	رزق کی بے حرمتی تنگ دستی کا باعث ہے	40
54	روٹی کی بے ادبی کرنا:	41
56	تنگ دستی سے بے خوف ہونے کا نسخہ	42
57	اولاد کو کم عقلی سے بچانے کا نسخہ	43
58	خرچ کرنے میں درمیانی راہ	44
59	اسراف سے توبہ کر لیجیے	45
61	ہمارے کاموں میں برکت کیوں نہیں؟	46
62	تین چیزوں میں برکت ہے	47
62	تنگ دستی سے نجات کے 19 حل	48
64	تنگ دستی کے 16 اسباب	49

65	بدکار تاجروں سے متعلق وعید	50
66	سچے اور امانت دار تاجر کی فضیلت	51
66	مال کمانے کے تین مقاصد	52
68	مہنگائی دنیاوی سزاؤں میں سے ہے	53
71	قرآن کریم میں قحط سالی کا ذکر	54
72	بادشاہ کو ایک وقت کھانا نصیب ہوتا تھا	55
73	معیشت کی اصلاح	56
74	مذکورہ واقعہ یوسف علیہ السلام کے فوائد	57
75	قحط کے مختلف اسباب	58
76	زنا تنگ دستی کا سبب ہے	59
78	تنگ دستی کا علاج	60
79	اوراد و وظائف	61
79	رزق میں خیر و برکت سے متعلق حدیث مبارکہ	62
82	محتاجی اور فقر و فاقہ سے نجات کیلئے سورتوں کے خواص	63
82	”سورة الکھف“ رزق میں برکت کے لیے	64
82	”سورة یس“ رزق میں کشادگی و برکت کے لیے	65
83	”سورة الفتح“ رزق کی کشادگی کے لیے	66
83	”سورة الواقعہ“ فقر و فاقہ سے نجات!	67

83	”سورة الجمعة“ رزق میں فراخی کے لیے	68
83	”سورة نوح“ رزق کی کشادگی کے لیے	69
83	”سورة المزمل“ غربت کے خاتمہ کے لیے	70
84	”سورة المدثر“ رزق میں اضافے کے لیے	71
84	”سورة الدهر“ روزی میں برکت کے لیے	72
84	”سورة الفجر“ ترقی رزق کے لیے	73
84	”سورة الشمس“ جان و مال کی سلامتی کے لیے	74
84	”سورة الكوثر“ برکت کے لیے	75
85	”سورة الفلق“ روزی میں کشادگی کے لیے	76
85	اسماء الحسنی کے وظائف و اوراد	77
85	يَا غَفَّارُ (اے بڑے بخشنے والے!) کے وظائف	78
85	يَا رَزَّاقُ (اے روزی دینے والے!) کے وظائف	79
85	يَا بَاسِطُ (اے کشادگی پیدا کرنے والے!) کے وظائف	80
86	يَا لَطِيفُ (اے لطف و کرم فرمانے والے!) کے وظائف	81
87	ماخذ و مراجع	82
89	تمت بالخیر	83

راہ خدا میں
خرچ کرنے سے
مت رک ورنہ
رزق روک دیا جائے گا۔

﴿صحیح بخاری﴾

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

رزق کے دروازے

رزق کا نظام، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دستِ قدرت میں ہے۔ جس کے لیے چاہے رزق کے دروازے کھول دے اور جس کے لیے چاہے رزق کو تنگ کر دے۔ رزق کا تعلق اپنی کوشش سے ہے نہ اپنی کاوش سے ہے بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ایک خاص نظام ہے، جہاں سے رزق آتا ہے؛ عقل، سمجھ، حسن و جمال اور قومیت سے اس کا تعلق نہیں۔ ایسا نہیں ہوتا کہ بڑی قوم والا ہے تو اس کو زیادہ رزق ملے گا۔ قد سے اس کا تعلق نہیں کہ بڑے قد والے کو زیادہ، چھوٹے قد والے کو تھوڑا، درمیانے قد کو درمیانہ رزق ملے۔ حتیٰ کہ رزق کا تعلق تعلیم اور ڈگری سے نہیں ہے۔ کیوں کہ اکثر ڈگریوں والے انگوٹھا چھاپ مالک کے نوکر ہوتے ہیں۔ رزق کا تعلق ڈگری سے بھی نہیں، مال سے بھی نہیں، چیزوں سے بھی نہیں، اسباب سے بھی نہیں۔ حتیٰ کہ اس کا تعلق زیادہ عقل سے بھی نہیں ہے کہ انسان جتنا زیادہ سمجھ دار ہوگا، اتنی زیادہ رزق کی فراوانی ہوگی! رزق کے دروازے اللہ تعالیٰ ﷻ کے عرش کے ساتھ لگے ہوئے

ہیں۔ اللہ ﷻ نے ایک نظام بنایا ہے کہ کوشش کرو، محنت کرو اور اس کوشش اور محنت سے تمہیں ملے گا۔ جس کے پاس بڑی مل ہے وہ بڑا بھکاری ہے۔ جس کے پاس چھوٹی دکان ہے وہ چھوٹا بھکاری ہے تو معلوم ہوا ہم سب اللہ کریم کے بھکاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾

اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز، سزاوارِ حمد و ثنا ہے

﴿پ 22، سورۃ فاطر، آیت نمبر 15﴾

رزق کی وسعت کے اللہ ﷻ نے اگر دروازے رکھے ہیں تو پھر اُن کی کنجیاں بھی دی ہیں۔ ساری کائنات کے، زمین و آسمان کے جتنے خزانے ہیں اُن کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

آپ کو چند چابیاں پیش کرتا ہوں، جن سے رزق بڑھتا ہے جن سے رزق کھلتا ہے اور جن سے رزق میں وسعت آتی ہے، جن سے رزق میں برکت آتی ہے۔ یاد رکھیے گا ایک برکت ہے اور ایک کثرت ہے۔ ہم بھی دیوانے نکلے کہ ہم کثرت کو برکت سمجھ بیٹھے۔ اچھی طرح سمجھ لیں کہ کثرت کسی اور چیز کا نام ہے اور برکت آسانی نعمت ہے۔

برکت کی نعمت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

اور جب تمہارے پروردگار نے (تمہیں) آگاہ کیا کہ اگر شکر کرو گے تو میں

تمہیں زیادہ دوں گا

﴿پ 13، سورۃ ابراہیم، آیت نمبر 7﴾

جو اللہ تعالیٰ کی عطا اور اس کی تقسیم پر راضی ہو گیا، اور سچے دل سے شکر بجا لایا وہ سمجھ لے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت حاصل ہے۔ شکر کرنا ہی برکت کا باعث ہے۔ برکت ایک بہت بڑے خزانے کا نام ہے جو شکر کے باغ میں چھپا ہوا ہے۔ یہ خزانہ اللہ تعالیٰ جسے عطا کر دے، وہ امیر ترین شخص ہے۔ اور جس کے مال کی کثرت سے اللہ تعالیٰ برکت کو ہٹا لے، وہ مفلس ترین شخص ہے۔ اپنے ارد گرد نظر دوڑائیے آپ کو ایسے بہت سے لوگ نظر آ جائیں گے کہ جن کے پاس مال کی اتنی کثرت ہے کہ اگر ان کی سات نسلیں بھی عیش و عشرت کے ساتھ اس مال کو استعمال کریں تو وہ ختم نہ ہو، مگر اس کے باوجود مزید مال کی ہوس میں وہ اپنی جان کو ہلکان کیے رکھتے ہیں، اپنا سکھ اور چین برباد کر لیتے ہیں، یہاں تک کہ مال کے چکر میں اپنی دنیا اور آخرت کھو بیٹھتے ہیں اور پھر وہ وقت بھی آ جاتا ہے جب دو گز کی قبر میں اتار دیے جاتے ہیں۔ آپ ذرا تحمل سے سوچیے اور بتائیے کہ مال کی کثرت رکھنے والے ایسے لوگ مفلس ہیں یا نہیں؟ یقیناً ایسے مالدار ہی مفلس ہیں۔ اب ذرا اپنے ارد گرد مزید نظر دوڑائیں تو آپ کو ایسے خوش حال، پرسکون اور شکر گزار لوگ بھی نظر آ جائیں گے۔ جن کا پاس یا تو مال ہے ہی نہیں اور اگر ہے تو پھر اتنا ہی ہے جس سے ان کی روز مرہ کی ضروریات بمشکل پوری ہوتی ہوں۔ مگر ان باکمال لوگوں سے جب جب ملا جائے تو ان کی زبان پر کلمہ شکر جاری ملتا ہے۔ ان کے چہروں پر شکووں اور شکایتوں کی سلوٹیں نظر نہیں آتیں اور نہ ہی کبھی اپنے مقدر کو دہائی دیتے نظر آتے ہیں، انھیں کبھی دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہوئے بھی نہیں دیکھا جاتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کریم کے دیے ہوئے پر تہ دل سے راضی رہتے ہیں، وہ حصولِ رزق کے لیے جائز کوششیں کرتے ہیں اور نتیجے کا معاملہ اللہ ﷻ پر چھوڑ دیتے

ہیں، کیوں کہ وہ اس راز سے واقف ہو جاتے ہیں کہ اب تھوڑا دینا ہے یا زیادہ دینا ہے، جو کچھ بھی دینا ہے اللہ کریم ہی نے دینا ہے! ایسے لوگوں پر اللہ کریم کی جانب سے برکت نازل ہوتی ہے۔ برکت اسی چیز کا تو نام ہے کہ تھوڑا سا رزق بھی ان کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ وہ رزق کی فکر سے بے پروا ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی فکر کرتے ہیں جو رزق دینے والا ہے۔

تنگدستی کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان بھی لیتا ہے اور اس کے ذریعے ان کے گناہوں پر تنبیہ بھی فرماتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے ناراض ہوتا ہے تو اس پر بھی تنگدستی کو مسلط فرما دیتا ہے۔ تنگدستی کے لیے یہ بات جاننا بہت ضروری ہے کہ اس پر تنگدستی اس کی بد اعمالی کی وجہ سے ہے یا یہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی وجہ سے تنگدستی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا

اور جو میری یاد سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی

﴿پ 16، سورۃ طہ آیت نمبر 124﴾

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایک ناشکری بستی کا ذکر فرمایا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَصَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ

وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾

اور اللہ ﷻ ایک آبادی کی مثال بیان فرماتا ہے کہ (ہر طرح) امن چین سے آبادی تھی۔ ہر طرف سے رزق با فراغت چلا آتا تھا۔ مگر ان لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ ﷻ نے ان کے اعمال کے سبب ان کو بھوک اور خوف کا لباس پہنا کر (ناشکری) کا مزہ چکھادیا۔ ﴿پ 14، سورۃ النحل﴾

معلوم ہوا کہ اللہ ﷻ کی یاد سے غفلت برتنے والے پر اور ناشکری کرنے والے پر رزق تنگ کر دیا جاتا ہے، اور اس پر بھوک اور خوف کا عذاب مسلط کر دیا جاتا ہے۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ ناشکری سے مراد اللہ ﷻ کی عبادت اور اس کے ذکر سے منہ موڑنا ہے۔ اور ایک مسلمان کی طرف سے بہترین شکر نماز ہے۔ بیچ وقتہ نماز باجماعت کی ادائیگی کے بعد اللہ ﷻ اور اس کے رسول نے جن کاموں سے منع کیا ہے ان کاموں سے رک جانا بہترین شکر ہے۔ اللہ ﷻ کا شکر ادا کریں۔ اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ وہ رزق کی فراخی نصیب فرمائے گا۔

اللہ ﷻ کی طرف سے تنبیہ کی صورت میں تنگدستی

اللہ تعالیٰ راہ راست سے بھٹکے ہوؤں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے بھی تنگدستی سے آزماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ

يَتَضَرَّعُونَ ﴿٢٢﴾

اور ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے گزر چکی ہیں، پیغمبر بھیجے تھے، ہم نے ان (کی امت) کو تنگدستی اور بیماری سے پکڑا تا کہ وہ گڑگڑا کر دعا کریں۔

﴿پ 7، سورہ انعام، آیت نمبر: 42﴾

جس طرح ایک طرف نافرمانی اور ناشکری کی بدولت تنگدستی مسلط کر دی جاتی ہے تو دوسری طرف گناہ گاروں کے لیے یہ اللہ ﷻ کی طرف سے پیغام بھی ہے کہ اللہ ﷻ تمہارے ایک ایک عمل سے باخبر ہے، بس اب بھی وقت ہے اس تنگ دستی کو سزا سمجھ لو! اسے ویسی ہی سزا سمجھ لو جیسے ماں اپنے بچے کو سدھارنے کے لیے دیا کرتی ہے، تمہارا اللہ کریم بھی تو تم سے ماں سے ستر گنا زیادہ محبت کرتا ہے۔ وہ تمہیں گناہوں سے باز رکھنے کے لیے تنگدست کر رہا ہے۔ ارے نادانو! اس بات کو سمجھو اور گناہوں سے باز آ جاؤ۔ زمینوں اور آسمانوں کے رزق کا مالک اللہ ﷻ ہی تو ہے۔ وہ جب چاہے گا تم پر اپنے رزق کے دروازے کھول دے گا، ذرا اسے راضی کر کے تو دیکھو!

تنگدستی گناہوں سے پاک کرتی ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن مرد اور مومن عورت کی جان، مال اور اولاد پر ہمیشہ مصیبتیں آتی رہتی ہیں۔ حتیٰ کہ وہ اللہ ﷻ سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ ﴿سنن ترمذی﴾

اللہ ﷻ جن بندوں سے پیار کرتا ہے، جو اللہ ﷻ کے پسندیدہ ہیں ان پر مصائب کا آنا، ان پر تنگدستی کا آنا ان کی بھلائی کے لیے ہوتا ہے۔ یہ اللہ ﷻ کی شان کا تقاضا بھی ہے کہ جو اس کا پیارا بندہ ہو، وہ ہر قسم کے گناہوں سے پاک ہو۔ اگر اس سے بشری تقاضوں کی بدولت کوئی خطا ہوگئی ہے تو مصائب کے ذریعے اسے پاک صاف کر دیا جاتا ہے، سبحان اللہ

یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض لوگوں نے دنیاوی طور پر آسودگی اور خوشحالی کو

اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور رضا کا پیاناہ بنا رکھا ہے۔ جہاں کسی کو مصیبت ، دکھ اور پریشانی میں گھرا دیکھتے ہیں، تو فوراً اس پر قہر خداوندی نازل ہونے کا امکان ظاہر کر دیتے ہیں۔ اور جہاں کسی کو مال اور اولاد سے خوش حال دیکھتے ہیں تو فوراً اُس پر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم کا علان کر دیتے ہیں۔ ایسا کہنا یا ایسا سوچنا سراسر اللہ حیم پر بہتان باندھنے کے مترادف ہے اور اللہ قہار کے غضب کو دعوت دینا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیاوی آسودگی اور عیش و عشرت کو اپنی رضا کا پیاناہ ہرگز نہیں بنایا۔ بلکہ اللہ ﷻ کے پیاروں نے تو ہمیشہ دنیا کو اپنی ٹھوکر کی زد پر رکھا ہے۔ اس طرح کی بدکلامی اور غیر اسلامی سوچ سے اپنے ذہن کو پاک کیجیے، اگر پہلے کبھی اس طرح کی سوچ ذہن میں جگہ بناتی رہی ہے تو اس سے توبہ کیجیے۔ آئیے اللہ کریم اور اسکے محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ سے رجوع کرتے ہیں کہ ان کی نظر میں دنیاوی خوشحالی اور دنیاوی تنگدستی کی کیا وقعت ہے؟

خوشحالی اور تنگدستی میں اللہ ﷻ کی منشا

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ^{۱۵} فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾

وَنَعَّمَهُ^{۱۶} وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ^{۱۶} فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿۱۶﴾

پس لیکن جب انسان کو اس کا رب عزت اور نعمت دے کر آزمائے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دی۔ اور جب اس کا رب اسے (مصیبت سے) آزمائے اور اس کا رزق تنگ کر دے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔

﴿پ 30، سورۃ الفجر آیات نمبر 15، 16﴾

معلوم ہوا کہ خوشحالی بھی اللہ ﷻ کی طرف سے آزمائش ہے اور تنگدستی بھی اللہ ﷻ کی طرف سے آزمائش ہے۔ خوشحالی کو اللہ ﷻ کی رضا اور تنگدستی کو اللہ ﷻ کی ناراضی پر محمول کرنا انتہائی غلط بات ہے۔ ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑے ہی لطیف انداز میں بندوں اور رب کے درمیان محبت کا پیمانہ بیان کیا ہے۔ یعنی جب تک اچھا اچھا ملتا رہا، خوب مال و دولت اور آسائش حاصل رہی تو اپنی راحت کو اللہ ﷻ سے منسوب کیا، مگر جب راحت اور دولت رخصت ہوگئی اور اس کی جگہ رزق کی تنگی اور مصیبتوں نے لے لی تو اب محبت کا تقاضا تو یہی تھا کہ اب تنگدستی کو بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی چیز سمجھ کر محبوب جانا جاتا اور اس تنگدستی پر بھی شکر گزار ہوا جاتا۔

رسول اللہ ﷺ کی پسند

دو جہانوں کے سردار آقائے نامدار ﷺ کی مبارک زندگی سے بڑھ کر ہمارے لیے کیا مثال ہو سکتی ہے۔ آپ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا اور کوئی نہیں۔ ذرا یہ تو دیکھیے کہ جس نبی کریم ﷺ کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں، انھوں نے کس عالم میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دو جہانوں کے خزانے آپ ﷺ کے حوالے فرمائے اور بارہا فرشتوں کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ اے محبوب ﷺ! اگر آپ چاہیں تو عرب کے پہاڑوں کو آپ کے لیے سونا بنادیا جائے۔ مگر آپ ﷺ نے اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے سادگی اور فقر کو پسند فرمایا۔ پوری عمر مبارک میں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ پیوند لگا لباس پہنتے، کھجور کی چٹائی پر استراحت فرماتے، جس سے مبارک جلد پر نشان پڑ جاتے۔ ایک مرتبہ بستر مبارک پر نرم گدا بچھا دیا گیا تو قربان جائے اللہ ﷻ کے محبوب کی محبوبیت پر کہ نرم گدے پر سونا پسند نہیں فرمایا۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ چالیس چالیس دن گزر جاتے مگر ہمارے گھروں میں چولہا نہ جل پاتا، روزانہ کی چند کھجوروں اور پانی پر گزارا تھا۔ شہزادی کوئین سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے گھر میں اتنے مشقت بھرے کام انجام دیا کرتیں کہ چکی پیسنے، پانی بھرنے اور آٹا گوندھنے سے مبارک ہاتھوں پر نشان پڑ گئے۔ مگر جس گھرانے کی یہ پروردہ تھیں وہاں تو ہر مشکل کو اللہ ﷻ کی طرف سے تحفہ سمجھ کر برتنے کا دستور تھا۔ اس لیے ہمیشہ اللہ ﷻ کی شکر گزار رہتیں۔

خوشحالی اور تنگدستی کیا ہے؟

معلوم ہوا کہ تنگدستی اور خوشحالی اللہ ﷻ کی رضا اور ناراضی کا پیمانہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ اللہ ﷻ کی طرف سے بندوں کی آزمائش ہے۔ جس کو بے حساب رزق دیا گیا ہے، وہ بھی آزمایا جا رہا ہے اور جس کا رزق تنگ کر دیا گیا ہے، اسے بھی آزمایا جا رہا ہے۔ جو اس آزمائش میں کامیاب ہو جاتا ہے اُس کے لیے دنیا میں بھی سکھ اور چین پانے کی بشارت دی گئی اور آخرت کے دائمی اور ابدالاً باد سکھ چین کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نوکری

گزشتہ صفحات میں جو کچھ بھی عرض کیا ہے اس کا مقصد یہی بتانا ہے کہ بندہ رزق کی فکر کرنے کے بجائے اس ذات کی فکر کرے جو رزق پہنچاتی ہے۔ دنیاوی اعتبار سے بھی اگر دیکھا جائے تو ایسے نوکر کے بارے میں کیا کہا جائے گا جو اپنے مالک کو ناراض بھی رکھتا ہے اور نوکری کے قائم دائم رہنے کے ساتھ ساتھ تنخواہ میں اضافے کی آس بھی رکھتا ہے۔ ایسے نوکر کو ہم انتہائی بے وقوف اور اس کی توقعات کو شیخ چلی کا منصوبہ ہی کہیں گے۔ بالکل ایسا ہی معاملہ بندے اور اللہ ﷻ کے درمیان ہے کہ

ایک طرف تو بندہ اللہ ﷻ کی نوکری، اللہ ﷻ کی اطاعت کا اقرار بھی کرے اور یہ بھی مانے کہ روزی، رزق سمیت زندگی کے تمام معاملات اللہ ﷻ ہی کے اختیار میں ہیں اور اس کے حکم کے بغیر پتا بھی نہیں ہلتا۔ اور دوسری طرف یہ سب ماننے کے باوجود اللہ ﷻ کو ناراض کرنے میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑے اور اس پر اللہ ﷻ سے اس کے فضل اور اس کی نعمت کا سوال بھی کرے تو یہ بات بندے کو کسی طور زیبا نہیں دیتی۔ جو اللہ ﷻ کی سچی اور پکی نوکری کرتا ہے۔ ڈیوٹی کو ایمانداری اور دیانت داری سے ادا کرتا ہے تو وہ دنیاوی فیکٹری یا کارخانے کے مالک سے اللہ تعالیٰ کی بے مثال شانِ ربوبیت کو موازنہ کر لے۔ جان لے کہ اللہ ﷻ دنیا کے مالکوں کا مالک ہے، دنیا کے مالک تو خوش ہو کر چھوٹا موٹا بونس اور اضافی تنخواہ، ترقی، گاڑی، بنگلہ وغیرہ دے ہی دیتے ہیں۔ مگر اللہ ﷻ کی شان تو ایسی ہے کہ جب وہ اپنے بندوں سے راضی ہوتا ہے تو دنیا جہاں ان کے قدموں میں ڈھیر کر دیتا ہے! یہاں تک کہ وہ پتھر کو بھی ہاتھ لگاتے ہیں تو اسے سونا بنا دیا جاتا ہے۔

جو اللہ ﷻ کو راضی رکھتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے غیبی رزق فراہم کرنے کا مژدہ جاں فزاں پڑھیے۔

جہاں سے گمان نہ ہو وہاں سے رزق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ

لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ

قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدَرًا ﴿٣﴾

جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کی نجات کی راہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اسے کافی ہے، بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے، بے شک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔ ﴿پ 28، سورۃ الطلاق: آیت نمبر 3، 2﴾

یہ آیات مبارکہ بہت ہی برکت والی ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسی آیت کو جانتا ہوں کہ اگر تمام لوگ اس پر عمل کریں تو وہ آیت انھیں کافی ہوگی۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ وہ کون سی آیت ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾

اللہ ﷻ سے ڈرنا، دنیا اور آخرت کی ہر پریشانی سے نجات کا باعث ہے۔ جو اللہ ﷻ سے ڈرتا ہے اُس کا تعلق اللہ ﷻ سے جڑ جاتا ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص سب سے منقطع ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہو، اللہ اس کی ہر ضرورت میں کافی ہوگا، اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوگا۔ اور جو شخص اللہ سے منقطع کر کے دنیا کی طرف توجہ کرے گا تو اللہ بھی اسے دنیا کے سپرد کر دے گا۔ ﴿الترغیب والترہیب﴾

صحابہ مکرام رضی اللہ عنہم کا آزمایا ہوا نسخہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

ایک صحابی کہ بیٹے کو مشرکین نے قید کر لیا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور فاقہ کی شکایت، تو آپ ﷺ نے فرمایا: شام کے وقت سے آل محمد (ﷺ) کے پاس صرف ایک کلو طعام ہے، تم اللہ سے ڈرو اور صبر کرو اور **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** کثرت سے پڑھو۔ انھوں نے اس پر عمل کیا۔ ابھی وہ گھر پر تھے کہ ان کے بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا، اور اس کے ساتھ سواونٹ تھے

﴿المسدرک﴾

سبحان اللہ! اللہ کے رسول ﷺ نے صحابی کو وظیفہ عطا کیا۔ انھوں نے ابھی اُسے پڑھنا شروع ہی کیا تھا کہ بیٹا بھی قید سے چھوٹ آیا اور فاقے سے ایسا چھٹکارا ہوا کہ ایک دو وقت کے کھانے کے بجائے 100 اونٹ عطا کر دیے گئے۔

اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر اپنا رزق بڑھائیں

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ

”تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف

فرمانے والا ہے۔“

﴿پ 29، سورۃ نوح 10﴾

اس آیت کی تفسیر میں آتا ہے کہ: کفر و شرک سے (معافی مانگو)، اور ایمان لا کر مغفرت طلب کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولے کیونکہ

نیکیوں میں مشغول ہونا خیر و برکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہوتا ہے۔ (خزائن العرفان)
حضرت سیدنا ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

وَيَقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا
وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴿٥٢﴾

اور اے میری قوم! اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع
کرو وہ تم پر زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ
دے گا اور جُرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔ ﴿پ 12، سورۃ ہود، آیت نمبر 52﴾

اس آیت کی تفسیر میں درج ہے کہ: جب قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی
دعوت قبول نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے گھر کے سبب تین سال تک بارش کا برسنا
بند کر دیا اور نہایت شدید قحط نمودار ہوا اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا۔ جب یہ لوگ
بہت پریشان ہوئے تو حضرت ہود علیہ السلام نے وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اللہ پاک پر ایمان لائیں
اور اس کے رسول کی تصدیق کریں اور اس کے حضور توبہ و استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ
بارش بھیجے گا اور ان کی زمینوں کو سرسبز و شاداب کر کے تازہ زندگی عطا فرمائے گا اور
قوت و اولاد دے گا۔ ﴿خزائن العرفان﴾

حضرت ربیع بن صبیح ؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت حسن ؓ کے
پاس آیا اور قحط سالی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: اللہ سے استغفار کرو۔ ایک اور
شخص نے عرض کی کہ میرے لیے بیٹے کی دعا کریں، آپ نے اسے بھی فرمایا: اللہ
سے استغفار کرو۔ ایک اور شخص نے باغات کے خشک ہونے اور پھل کم ہونے کا ذکر
کیا، آپ نے اسے بھی فرمایا: اللہ سے استغفار کرو۔ حاضرین نے عرض کی کہ لوگوں
کی شکایات مختلف تھیں لیکن آپ نے سب کو عمل ایک ہی بتایا۔ آپ نے جواب دیا

کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو تمام مشکلات کے حل کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار ہی کا حکم دیا تھا، یہ عمل قرآن سے ثابت ہے۔ ﴿تفسیر ابن کثیر﴾

ایک اور موقع پر سیدنا حسن علیہ السلام نے ایک شخص کو اولاد کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کا وظیفہ بتایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے 10 بیٹوں سے نوازا۔ وظیفے کی اتنی زبردست تاثیر پر لوگ حیران ہوئے اور استفسار کیا؛ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے حضرت ہود علیہ السلام کا قول نہیں سنا جو انھوں نے فرمایا:

وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ

”اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا۔“ ﴿پ 12، سورۃ ہود 52﴾
اور حضرت نوح علیہ السلام کا یہ ارشاد:

وَيُغْنِيكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ

”اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا۔“ ﴿پ 29، سورۃ نوح 12﴾
معلوم ہوا کہ کثرتِ رزق اور حصولِ اولاد کے لیے استغفار کا بکثرت پڑھنا قرآن کریم کا بتایا ہوا عمل ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: عبادت و استغفار سے دین و دنیا کی رحمتیں ملتی ہیں۔

توبہ کرنے اور معافی مانگنے پر اچھی زندگی کا وعدہ

وَأَن اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا

”اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتنا دے گا۔“ ﴿پ 11، سورۃ ہود آیت 3﴾

اس آیت کے تحت تفسیر میں آتا ہے کہ: اللہ تبارک و تعالیٰ عمرِ دراز اور عیشِ وسیع و رزقِ کثیر عطا فرمائے گا۔
﴿خزائن العرفان﴾

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا مغفرت طلب کرنا خیر و برکت کا باعث اور رزق میں اضافے کا سبب ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے شخص کو خوشگوار زندگی اور لمبی عمر عطا فرمائے گا۔ توبہ کیجیے اور اللہ ﷻ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیے۔ پھر دیکھیے اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ مصیبتیں اور پریشانیاں دور ہوں گی۔ اور زندگی خوشگوار بسر ہوگی۔

اطاعتِ الہی باعثِ وسعتِ رزق ہے

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْبَةَ وَالْإِنْحِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ
لَأَكْلَوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ

اور اگر قائم رکھتے توریت اور انجیل اور جو کچھ ان کی طرف، ان کے رب کی طرف سے اترتا تو، انھیں رزق ملتا اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے۔
﴿پ 6، سورۃ المائدہ 66﴾

اس آیت کی تفسیر میں آتا ہے کہ: یعنی بنی اسرائیل پر رزق کی کثرت ہوتی اور ہر طرف سے (رزق) پہنچتا۔
﴿خزائن العرفان﴾

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے رزق میں وسعت ہوتی ہے۔ تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگی اللہ ﷻ اور اس کے محبوب ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزاریں، کیونکہ رزاق تو وہی ہے۔ بظاہر تھوڑی بہت پریشانی اور تنگ دستی میں مومنوں کے لیے کئی حکمتیں

پوشیدہ ہیں۔ جو بندے نہیں سمجھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَلِكَ

لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣٤﴾

اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ اللہ رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لیے
چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے! بیشک اس میں نشانیاں
ہیں ایمان والوں کے لیے۔

﴿پ 21، سورۃ الروم 37﴾

عبادت تنگ دستی کو دور کرتی ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَزَنَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ

حَزَنَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ﴿٢٠﴾

جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لیے اس کی کھیتی بڑھائیں اور جو دنیا
کی کھیتی چاہے ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اس کا
کچھ حصہ نہیں۔

﴿پ 25، سورۃ الشوریٰ 20﴾

عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال ثم إن الله تعالى يقول يا بن آدم
تفرغ لعبادتي أملأ صدرك غنى وأسد فقرك وإلا تفعل ملأت
يديك شغلا ولم أسد فقرك.

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے ابن آدم! میری عبادت کے لیے (دنیا کے کاموں سے) فرصت حاصل کر میں تجھے دل کی مال داری عطا فرماؤں گا اور تنگ دستی کو تجھ سے روک دوں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے سینے کو (دنیا کی) مصروفیات سے بھر دوں گا اور تنگ دستی کو تجھ سے نہیں روکوں گا۔

﴿سنن ابن ماجہ﴾

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ جو بندے اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کے لیے مخلص ہو جائیں، اور کوئی شے انہیں رب تعالیٰ کی بارگاہ کی حاضری سے روک نہ سکے، تو ایسوں کو خوش خبری سنائی جا رہی ہے کہ میں تجھے دل کی مال داری عطا فرماؤں گا اور تنگ دستی کو تجھ سے روک دوں گا۔ (سبحان اللہ)

اور اس کے برعکس وہ کاہل و سست بندے جو رب تعالیٰ کی عبادت کے لیے بھی وقت نہ نکال سکیں، اور جب انہیں نماز و دیگر عبادات کا کہا جائے تو کہیں وقت نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے، اور ایسوں کے بارے ہی میں فرمایا جا رہا ہے کہ ”اگر تو نے ایسا نہ کیا (یعنی میری عبادت کے لیے اپنے آپ کو فارغ نہ کیا) تو میں تیرے سینے کو (دنیا کی) مصروفیات سے بھر دوں گا اور تنگ دستی کو تجھ سے نہیں روکوں گا۔“

روزی میں برکت کا مجرب نسخہ

حضرت شیخ بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

﴿نزہۃ المجالس﴾

ہمیں روزی کی برکت نماز چاشت میں ملی۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ پانچ وقت نماز کی پابندی سے ادائیگی کے ساتھ ساتھ نماز اشراق و چاشت

کی بھی عادت بنائیں۔ اللہ ﷻ کی رضا کی نیت ہوگی تو ان شاء اللہ برکت ہی برکت ہوگی۔

اللہ ﷻ سے خیر مانگنا سعادت ہے

عن سعد قال، قال رسول اللہ ﷺ: من سعادة ابن آدم رضاه

بما قضى الله له ومن شقاوة ابن آدم تركه استخارة الله

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کہ انسان کی نیک بختی اس کا اللہ کے فیصلے سے راضی ہونا ہے، اور انسان

کی بد بختی سے اس کا اللہ سے خیر مانگنا چھوڑ دینا ہے۔ ﴿سنن ترمذی﴾

معلوم ہوا کہ اللہ ﷻ سے بھلائی طلب کرنا سعادت اور نیک بختی ہے۔ اور مایوس ہو

کر یا دنیاوی جھمیلوں میں الجھ کر اللہ ﷻ سے بھلائی مانگنا چھوڑ دینا بد بختی ہے۔ مایوسی

کو کفر بھی قرار دیا گیا ہے۔ سچے دل سے اللہ ﷻ سے بھلائی مانگتے رہیں۔ اللہ

ﷻ سے دین کی بھلائی مانگیں، دنیا کی بھلائی مانگیں، رزق، مال، اولاد کی بھلائی

مانگیں کہ یہ مانگنا بھی ایک سعادت اور نعمت ہے۔ سبحان اللہ! اللہ پاک کی رزاقی

سخاوت کی شان ہے کہ اس نے مانگنے کو سعادت بنایا۔ جس رب کے ہاں مانگنا

سعادت ہے تو سوچئے کہ اس کی عطا کا کیا عالم ہوگا! سبحان اللہ

رزق کا ذمہ اللہ ﷻ کے پاس ہے

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ يَرْزُقُهَا

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔

﴿پ 12، سورۃ صود آیت 6﴾

اللہ تعالیٰ نے صراحت کے ساتھ ارشاد فرمادیا! کہ ہر جاندار کو رزق پہنچانا اللہ ﷻ کے ذمہ کرم پر ہے۔ پھر بھی انسان اپنے رب کو راضی کرنے کے بجائے، اُس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے بجائے، ہر وقت اُسی مہربان رب کی نافرمانیوں میں مصروف ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ بندہ اپنی بساط کے مطابق محنت کر کے حلال روزی کما کر بقیہ وقت اپنے رب کریم کو راضی کرنے اور اپنی بخشش طلب کرنے میں صرف کر دیتا۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے، اللہ تعالیٰ نے روزی کا وعدہ فرمایا ہے، مغفرت کا نہیں۔ لیکن بندہ اتنا نادان ہے جس رزق کا وعدہ فرمایا ہے اُس کے پیچھے مارا مارا پھر رہا ہے اور جس مغفرت کا وعدہ رب تعالیٰ نے نہیں فرمایا، اس کی انسان کو ذرا فکر نہیں!

خدا کو بھول گئے لوگ فکر روزی میں
تلاش رزق کی ہے رازق کا خیال نہیں
آج جب کسی کو یہ کہا جائے کہ روزی کی فکر چھوڑ کر مغفرت کی فکر کرو تو وہ
یہی کہتا ہے کہ بھائی فکر نہیں کریں گے تو کھائیں گے کہاں سے! جب کہ اللہ ﷻ
نے قرآن کریم میں اس بات کا ذکر بھی فرمادیا ہے کہ:

وَكَايْنٍ مِّنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۗ اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۖ

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٢٠﴾

اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے،
اللہ روزی دیتا ہے انھیں اور تمھیں اور وہی سنتا جانتا ہے۔

﴿پ 21، سورۃ العنکبوت 60﴾

حضرت امام محی الدین بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا عمر فاروق ؓ سے مروی حدیث بیان کرتے ہیں کہ:

حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسا بھروسہ کرو جیسا کہ بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق عطا کرے گا جس طرح پرندوں کو عطا کرتا ہے کہ وہ صبح کو خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو بھرے ہوئے پیٹ کے ساتھ واپس لوٹتے ہیں۔

﴿ریاض الصالحین﴾

رزق ضرور ملے گا

قال رسول اللہ ﷺ ان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستكمل رزقها الا فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب ولا یحملنکم استبطاء الرزق ان تطلبوا بمعاصی اللہ فانہ لا یدرک ما عند اللہ الا بطاعته

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روح القدس نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مرے گی حتیٰ کہ اپنا رزق پورا کرے۔ خیال رکھو کہ اللہ سے ڈرو، رزق کو تلاش کرنے میں اعتدال اختیار کرو، اور رزق میں دیر لگنا تم کو اس پر نہ اکسائے کہ تم اللہ کی نافرمانی سے رزق ڈھونڈو! کیونکہ اللہ کے پاس کی چیزیں اس کی فرماں برداری سے ہی حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ﴿مکثوۃ المصاح﴾

اس حدیث مبارکہ کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: حلال ذریعے سے روزی کماؤ، حرام ذریعوں سے بچو، کیونکہ حرام ذریعے سے روزی

کمانا افراط ہے اور بالکل کمائی نہ کرنا، بیکار بیٹھ رہنا تفریط ہے، درمیانی راہ یہ (حلال کمائی) ہے۔ اور جب کبھی روزی کم ملے یا کچھ نہ ملے تو چوری، جوا، رشوت، خیانت، غصب، وغیرہ سے روزی حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو، حلال کام کئے جاؤ اور اللہ ﷻ کی مہربانی کی امید رکھو۔ کیونکہ سب کی روزی اللہ ﷻ کے پاس ہے، اگر تم نے اُسے حرام ذریعہ سے حاصل کیا تو وہ تم تک حرام ہو کر پہنچی، رب بھی ناراض ہوا، مگر ملا وہ ہی جو تمہارا حصہ تھا اور اگر حلال ذریعے سے حاصل کیا تو وہ حلال ہو کر تمہارے پاس پہنچی اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوا اور ملا بھی تمہارا ہی حصہ۔ (مراۃ المناجیح)

تنگ دستی کا علاج

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَیِّنْ شَکْرُکُمْ لَا زَیْدَ نَکُمْ

اگر تم شکر کرو گے تو میں تم کو یقیناً اور زیادہ دوں گا۔ ﴿پ 13، سورۃ ابراہیم 7﴾
تنگ دستی سے نجات کا سب سے بہترین ذریعہ رب تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا لانا ہے۔ یہ مجرب اور کامیاب نسخہ ہے۔ اللہ ﷻ کے شکر کو ردِ زبان کر لیجیے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب کوئی بندہ اللہ کی دی ہوئی نعمت پر ”الحمد“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو اُس سے افضل نعمت عطا فرماتا ہے۔ ﴿سنن ابن ماجہ﴾

حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!
جب تم نے ”الحمد لله رب العلمین“ کہا تو تم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا

﴿جامع البیان﴾ کر دیا اور اللہ تعالیٰ تمہاری نعمت میں زیادتی کرے گا۔

رزق میں اضافے کا بہترین نسخہ

ایک شخص نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے رزق کی تنگی اور فقر و فاقہ کی شکایت کی تو رسول اکرم، نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب اپنے گھر میں داخل ہو تو **اسلام علیکم** کہو، چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر اس طرح سلام کرو“

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور برکتیں!

اس کے بعد ایک مرتبہ قل هو اللہ احد (سورۃ اخلاص) پڑھا کرو۔ چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کے دروازے کھول دیئے۔ حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچا۔

﴿تفسیر قرطبی﴾

یعنی اس شخص کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس عمل کے صدقہ اتنا عطا فرمایا کہ وہ خود تو خوش حال ہو ہی گیا بلکہ اُس نے دوسروں کی مدد کرنا بھی شروع کر دی۔ اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہماری تنگ دستی دور ہو جائے اور رزق میں کشادگی نصیب ہو اور ہماری ضرورتیں پوری ہونا شروع ہو جائیں تو اس عمل کو لازمی اپنائیں اور ساتھ ہی ساتھ نبی پاک، صاحبِ لولاک ﷺ پر درود و سلام کا معمول بھی اپنائیں، جنہوں نے اپنی ساری حیات طیبہ امت کی فکر میں گزاری، یہاں تک کہ ہمیں تنگ دستی سے

نجات اور رزق کی فراخی کے نسخے بھی ارشاد فرمائے اور رب تعالیٰ کی بارگاہ سے اپنی ضرورتیں پوری کروانے کے عمل بھی ارشاد فرمائے۔

ضرورتیں پوری ہونے کی ترکیب

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو مجھ پر دن میں 100 مرتبہ درود پاک پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی 100 ضرورتیں پوری فرمادے گا، 70 ضرورتیں آخرت کی اور 30 ضرورتیں دنیا کی۔“

﴿کنز العمال﴾

اگر مالدار بننا چاہیں

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو مجھ پر پانچ سو 500 بار درود شریف پڑھے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔“

﴿تحفۃ الاخیار﴾

اس حدیث مبارکہ کو بیان کرنے کے بعد صاحب تحفۃ الاخیار نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ایک نیک آدمی تھا۔ وہ مفلس اور ضرورت مند بھی تھا۔ اس نے یہ حدیث سنی تو شوق اور یقین کے ساتھ پانچ سو 500 بار درود شریف کا ورد شروع کر دیا۔ درود شریف کے صدقے اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کو غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرمایا کہ اسے پتا بھی نہ چل سکا۔

اگر ہم بھی غنی بننا چاہتے ہیں تو یہ عمل ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ اگر یقین کی پختگی اور اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی خوشنودی اور قرب حاصل کرنے کی

نیت ہو ہو تو پھر ان شاء اللہ ﷻ محتاجی ضرور ضرور اور ضرور دور ہوگی۔

اچھا سلوک، مال کو بڑھانے والا ہے

قال رسول اللہ ﷺ: صلة القرابة مشارة في المال،

محبة في الأهل، منسأة في الأجل

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریبی رشتہ داروں سے اچھا سلوک مال کو بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر کو زیادہ کرنے والا ہے۔
﴿الجم الاوسط﴾

رشتہ داروں سے اچھے سلوک پر رزق میں اضافہ

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ

اور اللہ سے ڈرو! جس کے نام پر مانگتے ہو، اور رشتہ داروں کا لحاظ رکھو۔

﴿پ 4، سورۃ النساء 1﴾

اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا گیا کہ: حدیث شریف میں ہے جو رزق کی کشائش چاہے اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور رشتہ داروں کے حقوق کی رعایت رکھے۔

﴿تذاتن العرفان﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اس کے اثر

(یعنی عمر میں) کی جائے تو اپنے رشتہ داروں کے ساتھ (حُسن) سلوک کرے۔
﴿صحیح بخاری و مسلم﴾

دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت، مال میں بَرَکت ہو، وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔
﴿صحیح بخاری﴾

صلہ رَحْمی سے محتاجی کا خاتمہ

قال رسول اللہ ﷺ: وما من اهل بيت يتواصلون فيحتاجون
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رَحْمی کریں پھر محتاج
ہو جائیں۔
﴿صحیح ابن حبان﴾

صلہ رَحْمی کرنے یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے کے بارے میں اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات ہمارے سامنے ہیں۔ بے شک زمانے کی پوری ترتیب بدل سکتی ہے، مگر اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کی سچائی پر حرف نہیں آسکتا۔ یہ بات تجربے میں آئی ہے کہ جن گھرانوں میں ماں باپ، بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کے درمیان میں آپس میں اچھا سلوک نظر آتا ہے تو وہاں خوشی، رزق اور آسائش کی فراوانی بھی نظر آتی ہے۔ کیوں کہ محبت و احترام کے سلوک سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ آج کل جہاں ہر طرف رزق کی تنگ دستی کا تذکرہ ہے تو وہاں ہر جانب گھروں میں بھائی کے بھائی سے لڑائی جھگڑے، ماں

باپ کی نافرمانی، شوہر اور بیوی کے درمیان ناروا سلوک، ہمسایوں سے بدسلوکی کے مناظر بھی عام نظر آتے ہیں۔ لہذا ہمیں فوری طور پر غور کرنا چاہیے کہ ہمارا ماں باپ، بہن بھائیوں، اور دیگر تمام رشتے داروں سے کیسا سلوک ہے؟ ہمیں اپنے رشتہ داروں میں کچھ ایسے نظر آئیں گے جن سے ہم صرف اپنی ذاتی غرض کی بناء پر یا پھر معمولی باتوں اور رنجشوں کی بناء پر ناراض ہو کر منہ موڑ بیٹھے ہیں، صلہ رحمی و حسن سلوک تو دور کی بات ہم تو ان کی طرف دیکھنا اور ان سے بات تک کرنا گوارہ نہیں کرتے۔ یہاں ایک بات اور بھی یاد رہے کہ حدیث شریف کہ مطابق رشتہ داروں سے تعلق توڑنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ شبِ براءت کی بابرکت اور مغفرت کی رات میں بھی ایسا کرنے والے کو نہیں بخشا جاتا۔

لہذا رشتہ داروں سے اپنے سلوک کے بارے میں غور کریں۔ اگر سلوک اچھا نہیں ہے تو فوراً اپنی اصلاح کریں۔ اس سے اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ خوش بھی ہوں گے۔ عذاب سے بچنے کا سبب بھی ہوگا۔ اور ان شاء اللہ ﷻ غیب سے رزق کا سامان بھی ہوگا۔ گھر میں خوشی اور سکون کی فراوانی ہوگی۔

کمزوروں کی برکت سے رزق کا ملنا

فقال رسول اللہ ﷺ هل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تم لوگ اپنے کمزوروں کی برکت سے مدد کیے جاتے ہو، اور روزی دیے جاتے ہو۔

اس کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: فقراء کی برکت سے بندوں کو رزق ملتا ہے۔ انکے طفیل بارشیں ہوتی ہیں، غرضیکہ اللہ تعالیٰ

کی نعمتیں ملنے کا ذریعہ یہ لوگ ہیں۔ ﴿مراۃ المناجیح﴾

لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے
فقراء و غرباء کا بھی خیال رکھیں، اور جتنا ممکن ہو سکے ان کے ساتھ بھی
حسن سلوک اور مالی امداد کرتے رہنا چاہیے کیوں کہ یہ کام رب کی
بارگاہ میں بہت ہی مقبول ہیں۔

صدقہ مال میں 700 گنا اضافہ کرتا ہے

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَتَتْ

سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ

وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۶۱﴾

ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح
ہے جس نے اُگائیں سات (7) بالیں ہر بال میں سو (100) دانے اور اللہ اس سے
بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

﴿پ 3، البقرہ 261﴾

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں :
ایک شخص نے اللہ کی راہ میں نکیل والی اونٹنی خیرات کی تو رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو قیامت کے دن سات سو 700
اونٹنیاں ملیں گی۔ ﴿تفسیر ابن کثیر﴾

صدقے سے مال کم نہیں ہوتا

اُمّ المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صدقے سے مال کم نہیں ہوتا اور حق معاف کرنے سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے کی عزت بڑھائے گا اور بندہ سوال کا دروازہ نہ کھولے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولے گا۔ ﴿طبرانی﴾

صدقہ کی کثرت سے روزی، مدد، اور بگڑیوں کا سنورنا

قال رسول اللہ ﷺ: صلوا الذی بینکم وبين ربکم بکثرة
ذکرکم له و کثرة الصدقة بالسرو والعلانية ترزقوا و
تنصروا و تجبروا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ ﷻ کے ساتھ اس کی یاد اور خفیہ و ظاہر صدقہ کی کثرت سے اپنا تعلق درست کرو گے، تو تم روزی دیے جاؤ گے اور تمہاری بگڑیاں سنور جائیں گی۔ ﴿سنن ابن ماجہ﴾

شیطان تنگ دستی سے ڈراتا ہے

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۚ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً

مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦٨﴾

شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے، محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

﴿پ 3، سورۃ البقرۃ 268﴾

امام جلال الدین السيوطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: دو چیزیں اللہ ﷻ کی طرف سے ہیں اور دو شیطان کی طرف سے ہیں، شیطان فقر کی دھمکی دیتا ہے اور برائی کا حکم دیتا ہے، کہتا ہے اپنے مال کو خرچ نہ کر اسے پاس رکھ کیونکہ تو محتاج ہے۔ اور اللہ تعالیٰ گناہوں پر بخشش کی خوش خبری سناتا ہے اور رزق میں فضل کا وعدہ فرماتا ہے۔

﴿تفسیر در منثور﴾

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اس آیت کا معنی یہ ہے کہ شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے تاکہ تم اپنا مال اپنے پاس جمع رکھو اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی میں اسے خرچ نہ کرو اور اس کے ساتھ ساتھ تمہیں اللہ کی نافرمانی، گناہوں کے ارتکاب، حرام خوری، اور مخالفت حق پر اکساتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری مغفرت کا مژدہ جاں فزا سناتا ہے۔ اور بے حد و بے حساب رزق عطا کرنے کا وعدہ فرماتا ہے! ﴿تفسیر ابن کثیر﴾

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی بندہ صبح کرتا ہے تو دو فرشتے اترتے ہیں،

ایک فرشتہ کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدل عطا فرما۔

﴿تفسیر مظہری﴾

شیطان صدقہ، اور خیرات سے روکتا ہے

معلوم ہوا کہ جب انسان صدقہ و خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان اسے مستقبل کی ضرورتیں یاد دلاتا ہے اور اس کو پیش آنے والی تنگ دستی یاد دلاتا ہے، اس کو صدقہ دینے سے منع کرتا ہے اور اسے سائل کو بری طرح جھڑکنے کا حکم دیتا ہے اور اللہ صدقہ کرنے پر تم سے مغفرت اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے۔

اور چونکہ شیطان جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے فضل کا وعدہ فرمایا ہے، اگر یہ لوگ اللہ کی بارگاہ میں خرچ کریں گے یعنی صدقہ و خیرات کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر فضل فرمائے گا۔ پھر ایک ایک کے بدلے ستر ستر بلکہ سات سو گنا تک اور اگر چاہے گا تو اس سے بھی زیادہ عطا فرمائے گا۔

لا لچ اور محتاجی

بعض لوگوں کا لا لچ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ انھیں اپنے پاس موجود مال کم نظر آنے لگتا ہے۔ اور وہ اپنی لا لچ اور غرباء سے اپنا مال چھپانے کی غرض سے مال کی کثرت کے باوجود محتاجی اور تنگ دستی کا شکوہ کرتے نظر آتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، صدقہ کرنا انھیں وبال جان نظر آتا ہے۔ یہی وہ دولت مند ہیں جو

درحقیقت محتاج ہیں۔ لہذا ایسی دولت جس سے حرص اور لالچ میں اضافہ ہوتا چلا جائے رحمت اور فضل کے بجائے عذاب اور گناہ کا باعث ہے۔

اسی طرح شکر کی دولت سے مالا مال ہونے کا نام قناعت ہے۔ اگر کسی کو قناعت کی دولت نصیب ہو جائے تو وہ سمجھ لے کہ اس کی محتاجی دور ہوگئی۔ کیونکہ ”جو مل جائے اس پر راضی رہنا“ ہی قناعت ہے، اور یہی حقیقت میں غنا (دولت مندی) ہے کہ مزید کی طلب نہ رہے۔ اور پھر دنیا کا مال تو ایک نا ایک دن ختم ہو ہی جاتا ہے، مگر قناعت وہ خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔

اے ہمارے اللہ ﷻ! ہمیں قناعت کی دولت سے مالا مال فرما۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

محتاجی دور کرنے کے تین طریقے

(1) حضور ﷺ پر روزانہ 500 مرتبہ درود پاک پڑھنا۔ مصطفیٰ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر پانچ سو 500 بار درود شریف پڑھے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ (تحفۃ الاخیار)

(2) اللہ ﷻ کے کاموں میں لگ جانا۔ سیدنا صدیق اکبر ؓ فرماتے ہیں: جو اللہ ﷻ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔ “ (جس کے کام رب تعالیٰ خود بنائے! پھر اُس کی محتاجی، تنگ دستی، پریشانی، ناچاقی، کہاں باقی رہے گی!)

(3) کھانے سے پہلے اور بعد میں (کھانے کا) وضو کرنا، یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا۔

رحمت الہی واجب کرنے والی چیز

قال رسول اللہ ﷺ: من موجبات الرحمة اطعام المسلم المسكين

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رحمت الہی واجب کر دینے والی چیزوں میں سے ایک چیز غریب مسلمانوں کو کھانا کھلانا ہے۔

﴿الترغیب والترہیب﴾

کھانا کھلانے سے خیر و برکت نازل ہوتی ہے

قال رسول اللہ ﷺ: الخیر اسرع الی البیت الذی یوکل

فیہ من الشفرة الی سنام البعیر

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس گھر میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے، اس گھر میں خیر و برکت اس سے بھی زیادہ جلد پہنچتی ہے، جتنی جلد چھری اونٹ کے کوہان کی طرف

﴿سنن ابن ماجہ﴾

سے۔

کھانے میں اول و آخر ہاتھ دھو کر مفلسی دور کریں

أنه يستحب للإنسان غسل اليد قبل الطعام وبعده لقوله عليه

السلام الوضوء قبل الطعام وبعده بركة

انسان کے لیے مستحب ہے کہ کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھو لے، کہ

حضور ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنے میں بَرَکت ہے۔

﴿تفسیر قرطبی﴾

”الوضو قبل الطعام ينفي الفقر و بعده ينفي الهم“

کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، مفلسی کو دور کرتا ہے اور بعد میں ہاتھ دھونا رنج کو دور کرتا ہے۔

﴿احیاء العلوم﴾

”کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا، محتاجی کو دور کرتا ہے۔“

﴿المعجم الاوسط للطبرانی﴾

کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا، کھانے کا وضو کہلاتا ہے۔ اس کے بے شمار فضائل و برکات بیان ہوئے ہیں۔ جبکہ یہ صحت کی بہتری کے لیے مجرب عمل ہے!

مل کر کھانے سے برکت و رحمت

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ ﷺ: كلوا جميعا ولا تفرقوا فان البركة مع الجماعة.

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر ؓ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اکٹھے کھاؤ! الگ الگ نہ کھاؤ کہ بَرَکت جماعت کے ساتھ ہے۔

﴿سنن ابن ماجہ﴾

اجتمعوا علی طعامکم واذکرو اسم اللہ یبارک لکم فیہ

کھانا مل کر کھاؤ! اور اللہ تعالیٰ کا نام لو، تمہارے لیے بَرَکت دی جائے گی۔

﴿سنن ابی داؤد﴾

ہم برکت کی کمی کا رونا تو خوب روتے ہیں مگر اپنی زندگی کے معمولات پر ذرا نظر نہیں ڈالتے کہ ہم کس راستے پر چل رہے ہیں۔ علیحدہ بیٹھ کر کھانے کا سسٹم رواج پاتا جا رہا ہے۔ بچوں کے کھانے کے اوقات کچھ اور ہیں اور والدین کے کچھ اور۔ مل بیٹھ کر کھانے کی اہمیت نہیں رہی۔ اتفاقاً اکٹھے کھانے کا موقع بن جائے تو علیحدہ بات ہے وگرنہ اس کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ برکت کے اس اصول پر بھی عمل کریں اور اللہ ﷻ کی نافرمانی والے اعمال سے بچیں!

کم کھانے میں پریشانیوں سے چھٹکارا

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم ؓ فرماتے ہیں :

اپنے پیٹ کو ہر دم بھرا رکھنے سے بچاؤ! کیوں کہ شکم سیری بدن کو بیمار، معدہ کو خراب اور نماز سے سست کرتی ہے، کھانے پینے میں میانہ روی رکھو کہ یہ سینکڑوں بیماریوں کا علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ موٹے شخص کو ناپسند فرماتا ہے۔ (کشف الخفاء)

ضرورت سے زیادہ کھانا بھی تنگ دستی اور پریشانیوں کی وجہ ہے۔ جیسا کہ سیدنا عمر ابن الخطاب ؓ کے فرمان کے مطابق کم کھا کر بیماریوں سے بچا جاسکتا ہے اور زیادہ کھانا بھی یقیناً سینکڑوں بیماریوں کا باعث ہے۔ بیمار رہنے والا صحیح طریقے سے اپنے کاروبار یا ذریعہ معاش پر توجہ نہیں کر سکتا اور رہی سہی کمائی بھی ڈاکٹروں اور طبیبوں کی نذر کر بیٹھتا ہے۔ جس سے تنگ دستی کا ہونا یقینی امر ہے۔ اور یہ بھی

ہم نے جان لیا کہ موٹے اور ست آدمی کو اللہ ﷻ پسند نہیں کرتا۔ کم کھانا، کفایت شعاری بھی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ہمارے پیارے مدنی آقا ﷺ کی پیاری پیاری سنت بھی ہے۔ آپ ﷺ نے پوری زندگی میں کبھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔ کم کھانے کے فوائد اتنے زیادہ ہیں کہ جنہیں بیان کرنے کے لیے ایک علیحدہ دفتر درکار ہے۔

ان شاء اللہ ﷻ ہم آج ہی سے کم کھانے کی سنت پر عمل کر کے ڈھیروں ثواب بھی کمائیں گے اور اپنی دنیا بھی بہتر کریں گے۔

کھانا ایسے کھائیے

(1) کھاتے وقت یہ نیت کر لیجیے، "میں اللہ تعالیٰ کی عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لیے کھا رہا ہوں۔"

(2) دسترخوان پر کھانا سنت مبارکہ ہے۔

(3) کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا سنت ہے، کلیاں کر کے منہ کا اگلا حصہ بھی دھو لیجیے، مگر کھانے سے قبل دھوئے ہوئے ہاتھ مت پونچھیے۔ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: "کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا (یعنی ہاتھ منہ دھونا) رزق میں کشادگی کرتا اور شیطان کو دور کرتا ہے۔"

(4) کھاتے وقت الٹا پاؤں بچھا دیجیے اور سیدھا گھٹنا کھڑا رکھیے یا دوزانو بیٹھیے۔

(5) چوکڑی مار کر بیٹھے ہوئے کھانا سنت نہیں، اس سے پیٹ باہر نکلتا ہے۔

(6) بھوک کے تین حصے کرنا بہتر ہے۔ ایک حصہ کھانا، ایک حصہ پانی اور ایک حصہ ہوا۔ مثلاً تین روٹی میں سیر ہو جاتے ہیں تو ایک روٹی کھائیے ایک روٹی جتنا پانی اور باقی ہوا کے لیے خالی چھوڑ دیجیے، اگر پیٹ بھر کر کھا بھی لیا تو مباح ہے کوئی گناہ نہیں۔ مگر کم کھانے کی دینی و دنیوی برکتیں مرحبا! تجربہ کر کے دیکھ لیجیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ پیٹ ایسا درست ہو جائے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ اللہ ﷻ ہم سب کو پیٹ کا قفل مدینہ نصیب فرمائے۔ یعنی حرام سے بچنے اور حلال کھانا، بھی ضرورت سے زیادہ کھانے سے بچائے۔

(7) بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بلند آواز سے پڑھیے تا کہ دوسروں کو بھی یاد آ جائے۔

(8) شروع کرنے سے قبل یہ دعا پڑھ لی جائے، اگر کھانے پینے میں زہر یا کوئی اور مضر اثر بھی ہوگا تو اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ اثر نہیں کرے گا۔ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا

فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جسکے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والے!

(9) اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول گئے تو دوران طعام یاد آنے پر اس طرح کہہ لیجیے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ

ترجمہ: اللہ ﷻ کے نام سے کھانے کی ابتداء اور انتہاء۔

(10) ”يَا وَاجِدُ“ جو کوئی کھاتے وقت ہر نوالے پر پڑھا کریگا ان شاء اللہ ﷻ وہ

کھانا اس کے پیٹ میں نور ہوگا اور بیماری دور ہوگی۔ یا

(11) ہر لقمہ سے قبل ”اللہ“ یا ”بسم اللہ“ کہتے جائیے تاکہ کھانے کی حرص

اللہ ﷻ کے ذکر سے غافل نہ کر دے۔ ہر دو لقمہ کے درمیان الحمد للہ،

يَا وَاجِدُ اور بسم اللہ کہتے جائیے، اس طرح ہر لقمہ کا آغاز بسم اللہ سے،

بیچ میں یا وَاِجِدُ اور ختم لقمہ پر حمد کی ترکیب ہو جائے گی۔

(16) روٹی اگر دسترخوان پر آگئی تو سالن کا انتظار کئے بغیر کھانا شروع کر دیجیے۔ ﴿در مختار﴾

(17) اول آخر نمک یا نمکین کھائیے کہ اس سے 70 بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ ﴿در مختار﴾

(18) روٹی ایک ہاتھ سے نہ توڑیے کہ ایسا کرنا ادب کے خلاف ہے۔

(19) روٹی اُلٹے ہاتھ میں پکڑ کر سیدھے ہاتھ سے توڑیے کہ یہ سنت ہے ہاتھ

بڑھا کر تھال یا سالن کے عین بیچ میں اوپر کر کے روٹی اور ڈبل روٹی وغیرہ

توڑنے کی عادت بنائیے۔ اس طرح اجزاء کھانے ہی میں گریں گے ورنہ

دسترخوان پر گر کر ضائع ہو سکتے ہیں!

(20) سیدھے ہاتھ سے کھائیے، اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا، شیطان کا طریقہ ہے۔

تین انگلیوں سے کھانے کی عادت ڈالنے

(21) تین انگلیوں یعنی بیچ والی، شہادت کی اور انگوٹھے سے کھانا کھائیے کہ یہ سنت

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔ حضرت سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”پانچ انگلیوں سے کھانا، حریصوں کی نشانی ہے۔“ ﴿مرقاۃ﴾

یہ حکم روٹی کے لیے ہے تاہم چاول پانچوں انگلیوں سے کھا سکتے ہیں۔

دانت کا کام، آنت سے مت لیجیے

(22) چھوٹے لقمے لیجیے اور اچھی طرح چبا کر کھائیے۔ اگر اچھی طرح چبائے بغیر نگل جائیں گے تو ہضم کرنے کے لیے معدے کو سخت زحمت کرنی پڑے گی لہذا دانتوں کا کام آنتوں سے مت لیجیے۔

کھڑے کھڑے نہ کھائیں

(23) کھڑے کھڑے کھانا عیسائیوں کا طریقہ ہے۔ ﴿سنی بہشتی زیور﴾

کھانا کھانے سے پہلے پھل کھانا فائدہ مند ہے

(24) ہمارے یہاں پھل آخر میں کھانے کا رواج ہے جبکہ سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اگر پھل ہوں تو پہلے وہ پیش کیے جائیں کہ طبی لحاظ سے ان کا پہلے کھانا زیادہ موافق ہے، یہ جلد ہضم ہوتے ہیں لہذا ان کو معدے کے نچلے حصے میں ہونا چاہیے۔"

کھانے کو عیب مت لگائیے

(25) کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیے مثلاً یہ مت کہیے کہ ٹیسٹی (لذیذ) نہیں، کچا رہ گیا ہے، نمک کم ہے، تیکھا بہت ہے یا پھیکا پھیکا ہے وغیرہ وغیرہ۔

(26) کھانا برتن کے بیچ میں سے مت لیجیے بلکہ اطراف سے کھائیں کیونکہ بیچ میں برکت نازل ہوتی ہے۔

(27) ساتھ مل کر کھا رہے ہوں تو اپنی طرف کے کنارے سے کھائیے، ہر طرف ہاتھ مت ماریئے۔

کھانے کے دوران اچھی باتیں کیجیے

(28) کھانے کے دوران اچھی اچھی باتیں کرتے جائیے: مثلاً جب بھی گھر میں مل جل کر یا مہمانوں وغیرہ کے ساتھ کھا رہے ہوں تو کھانے پینے کی سنتیں بیان کیجیے۔

گرے ہوئے دانے کھا لینے کے فضائل

(29) کھانے کے دوران اگر کوئی دانہ یا لقمہ وغیرہ گر جائے تو اٹھا کر پونچھ کر کھا لیجیے کہ مغفرت کی بشارت ہے۔

(30) حدیث پاک میں ہے، جو کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھائے وہ فراخی (یعنی خوش حالی) کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد کم عقلی سے محفوظ رہتی ہے۔ ﴿کنز العمال﴾

(31) سیدنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں، ”روٹی کے ٹکڑوں اور ریزوں کو چن لیجیے ان شاء اللہ خوش حالی نصیب ہوگی۔ بچے صحیح و سلامت اور بے عیب ہوں گے اور وہ ٹکڑے حوروں کا مہر بنیں گے۔“ ﴿احیاء العلوم﴾

(32) گری ہوئی روٹی کو اٹھا کر چومنا اچھا ہے۔

(33) دسترخوان پر جو دانے وغیرہ گر گئے اگر انھیں خود کھانا نہیں چاہ رہے تو انہیں مرغیوں، چڑیوں، گائے یا بکری وغیرہ کو کھلا دیں۔

کھانے میں پھونک مارنا منع ہے

(34) کھانے اور چائے وغیرہ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے پھونک مت ماریے کہ بے برکتی ہوگی۔ زیادہ گرم کھانا نہ کھائیں اور کھانا ٹھنڈا ہونے کا انتظار کریں۔

﴿رد المحتار﴾

(35) کھانے کے دوران بھی سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ ہاتھ آلودہ ہونے کے سبب اٹے ہاتھ سے پانی پی لیں۔

پانی چھوٹے چھوٹے گھونٹ پیئیں

(36) پانی ہو یا کوئی مشروب ہمیشہ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** پڑھ کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پینا چاہیے مگر چوسنے کی آواز پیدا نہ ہو، پانی ہو یا اور کوئی مشروب، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ افسوس! چوس چوس کر پینے والی سنت پر اب شاید ہی کوئی عمل کرتا ہو، برائے کرم! اس کے لیے مشق فرمائیں اور اس سنت کو اپنائیں۔

(37) جب کچھ بھوک باقی رہ جائے کھانا ترک کر دیجیے۔

(36) ڈٹ کر کھانا سنت نہیں، زیادہ کھانے کو جی چاہے تو اپنے آپ کو اس طرح سمجھائیے کہ صرف زبان کی نوک سے جڑ تک لذت رہتی ہے حلق میں پہنچتے

ہی لذت ختم ہو جاتی ہے تو لمحہ بھر کے ذائقے کی خاطر سنت کا ثواب چھوڑنا دانشمندی نہیں۔ نیز زیادہ کھانے سے عبادت میں سستی، معدے میں خرابی اور طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے اور وزن بڑھ جاتا ہے۔ قبض، گیس، شوگر اور دل کی بیماریوں کا امکان بڑھتا ہے۔

(39) کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا سنت ہے۔

برتن صاف کر لیں

(40) حدیث پاک میں ہے: ”کھانے کے بعد جو شخص برتن صاف کرتا ہے تو وہ برتن اس کے لیے دعا کرتا ہے: اللہ تعالیٰ تجھے جہنم کی آگ سے آزاد کرے۔“

﴿کنز العمال﴾

برتن دھو کر پینے کا طریقہ

(41) گلاس میں بچے ہوئے پانی کو پھینک کر ضائع نہ کریں۔ جب بھی کسی پیالے یا گلاس وغیرہ میں چائے، دودھ، لسی، پھلوں کا رس (JUICE) وغیرہ استعمال کریں تو ان کو بھی چاٹ کر اور دھو کر پی لیجئے۔ اسی طرح سالن یا کسی اور غذا کا اجتماعی کٹورا، کڑاہی یا پتیلا خالی ہو چکا ہو یا اُس میں معمولی سی غذا باقی رہ گئی ہو تو اسے صاف کر لیجئے، عموماً دیگوں، پتیلوں اور بڑے برتنوں کے اندر کچھ نہ کچھ غذا باقی رہ جاتی ہے جو ضائع کر دی جاتی ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ رزق کی بے حرمتی ہے اور بے برکتی کا باعث ہے۔

پچھلے گناہ معاف

(43) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو کوئی شخص کھانا کھائے اور یہ کلمات کہے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔
دعا کے وہ کلمات یہ ہیں :

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ

مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ.

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے کھانا کھلایا اور میری کسی مہارت و قوت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا فرمایا۔

(44) کھانے کے بعد یہ دعا پڑھئے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(45) اگر کسی نے کھلایا ہو تو یہ دعا بھی پڑھیے:

اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي.

اے اللہ! اس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔

(46) کھانا کھانے کے بعد یہ دعا بھی پڑھیں:

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرَ أَمْنَةٍ.

اے اللہ! اس کھانے میں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر کھانا ہمیں

کھلا۔

(47) دودھ پینے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

اے اللہ! اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ عنایت فرما۔
(48) صابن سے اچھی طرح ہاتھ دھو لیجیے تاکہ بد بو اور چکناہٹ جاتی رہے۔

(49) کھانے کے بعد ہاتھ دھونا سنت ہے۔

(50) کھانے کے بعد دانتوں کا خلال کرنا سنت ہے۔

قیلولہ سنت ہے

(52) دوپہر کے کھانے کے بعد قیلولہ کیجیے کہ دوپہر کے وقت تھوڑی دیر لیٹنے کو قیلولہ کہتے ہیں اور خصوصاً رات کو عبادت کرنے والوں کے لیے سنت ہے کہ اس سے رات کی عبادت میں آسانی ہو جاتی ہے۔ شام کو کھانے کے بعد کم از کم 150 قدم چلیے۔ شام کے کھانے کے بعد مطلقاً ٹھلنا بہتر ہے اور یہ ڈیڑھ سو قدم چلنے کا قول اطباء کا ہے۔

(53) پہنے ہوئے کپڑے سے ہاتھ مت پونچھیے۔

رزق کی بے حرمتی، تنگ دستی کا باعث ہے

رزق کی بے حرمتی کرنا بھی تنگ دستی کے اسباب میں سے ہے۔

روٹی کی بے ادبی کرنا

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ حجرہ مبارکہ

میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو اس کو اٹھا کر صاف کیا، پھر کھالیا اور فرمایا، عائشہ (رضی اللہ عنہا) اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے چلی جاتی ہے تو لوٹ کر نہیں آتی۔ ﴿ابن ماجہ﴾

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ معقل بن یسارؓ کھانا کھا رہے تھے ان کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا تو انہوں نے اٹھالیا یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے اشارہ کیا۔ (کہ یہ کتنی حقیر و ذلیل بات ہے کہ گرے ہوئے لقمے کو انہوں نے کھایا) کسی نے اُن سے کہا: یہ گنوار آنکھوں سے اشارہ کرتے ہیں کہ آپ نے گرا ہوا لقمہ کھالیا، جب کہ آپ کے سامنے یہ کھانا موجود ہے۔ انہوں نے فرمایا: کہ ان عجمیوں کی وجہ سے میں اُس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا جس کے بارے میں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، ہم کو حکم تھا کہ جب لقمہ گر جائے اُسے صاف کر کے کھالیا جائے۔ ﴿ابن ماجہ﴾

سبحان اللہ! ایک جانب اللہ ﷻ کے لاڈلے رسول ﷺ ہیں جن کے ایک اشارے پر جنت کی تمام نعمتیں حاضر کر دی جائیں، وہ روٹی کے ایک ٹکڑے کو ایسی عزت و احترام سے نوازیں کہ اپنے مبارک ہاتھوں سے صاف کریں اور تناول فرمائیں اور دوسری جانب ہم کیسے مصطفیٰ کریم ﷺ کے نام لیوا ہیں کہ کسی شادی کے مقام سے جب ٹینٹ ہٹایا جاتا ہے تو زمین پر روٹی کے سیکڑوں ٹکڑے ہی نہیں پڑے ہوتے بلکہ سالم روٹیاں گندگی کے ڈھیر کی شکل میں پڑی نظر آتی ہیں۔ برکت کو ہم اپنے ہاتھوں سے مٹی میں ملا رہے ہیں۔ لہذا روٹی کی بے ادبی سے بچا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمتوں اور برکتوں سے فیضیاب ہوں گے۔ اور تنگ دستی دور ہوگی۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ ﷻ**

بچی ہوئی روٹیوں کا کیا کریں

بچی ہوئی روٹی اور شوربہ وغیرہ پھینکنا اسراف ہے۔ مرغی، بکری یا گائے وغیرہ کو کھلا دیں۔ چند روز کی بچی ہوئی روٹیوں کے ٹکڑے کر کے شوربے میں پکا لیجیے۔
ان شاء اللہ ﷻ بہترین کھانا بن جائیگا۔

بچی ہوئی چیزیں دوسروں کو دینے کی ترغیب

سرکارِ مدینہ ﷺ نے سفر میں ارشاد فرمایا:
جس کے پاس فالتو سواری ہو وہ بے سواری والے کو عطا کر دے اور جس کے پاس بچی ہوئی خوراک ہو وہ بغیر خوراک والے کو کھلا دے اور اسی طرح دوسری چیزوں کے متعلق ارشاد فرمایا!

﴿صحیح مسلم﴾

تنگ دستی سے بے خوف ہونے کا نسخہ

حضرت سیدنا ہدبہ بن خالد رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ مامون رشید نے اپنے ہاں دعوت پر بلایا، طعام کے آخر میں کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، سیدنا ہدبہ رحمۃ اللہ علیہ انھیں چُن چُن کر تناول فرمانے لگے۔ مامون نے حیران ہو کر کہا: اے شیخ! کیا آپ کا پیٹ ابھی تک نہیں بھرا؟ فرمایا: کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرت

سیدنا حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے :
 ”جو شخص دسترخوان کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو چن چن کر کھائے گا وہ
 تنگ دستی سے بے خوف ہو جائے گا۔“

میں اسی حدیث مبارک پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سن کر مامون بے حد متاثر ہوا
 اور اپنے ایک خادم کی طرف اشارہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا۔
 مامون نے وہ دینار حضرت سیدنا ہدبہ بن خالد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بطور نذرانہ
 پیش کر دیے۔ حضرت سیدنا ہدبہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”الحمد للہ حدیث مبارکہ پر
 عمل کرنے کی ہاتھوں ہاتھ برکت ظاہر ہو گئی۔“

جو اپنے دل کے گلدستے میں سنت کو سجاتے ہیں
 وہ بے شک رحمتیں دونوں جہاں میں حق سے پاتے ہیں

اولاد کو کم عقلی سے بچانے کا نسخہ

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ خیریت نشان :
 جو شخص دسترخوان سے کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اٹھا کر کھائے وہ فراخی
 کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کم عقلی سے محفوظ رہتی ہے۔

روٹی کی تعظیم

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”روٹی کی تعظیم کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسمان کی برکتوں سے اتارا ہے۔“

﴿احیاء العلوم﴾

خرچ کرنے میں درمیانی راہ

نبی کریم، رؤف الرحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خرچ میں میانہ روی اختیار کرو! یہ تم سے مفلسی کو دور کرتا ہے۔

افسوس صد افسوس! آج امت مسلمہ نے اعتدال کی راہ چھوڑ دی ہے۔ بے جا اور بلا ضرورت خرچ کرنے کو ہم نے اپنی شان بنالیا ہے۔ مفلسی اور تنگ دستی کے طوق کو تو ہم نے خود ہی اپنے گلے میں ڈالا ہے۔ میانہ روی کے بجائے ہمارے ہر عمل میں اسراف نظر آتا ہے۔ روٹی بچ جائے تو وہ پھینک دی جاتی ہے، سالن بچ جائے تو کچرا کوٹڈی کی نذر کر دیا جاتا ہے، کپڑا ذرا سا پھٹ جائے تو اسے پہننا چھوڑ دیا جاتا ہے، نہاتے وقت کثرت سے پانی گرایا جاتا ہے، وضو کرتے وقت بھی اور خاص طور پر سر کا مسح کرتے وقت پانی کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے، ہم ہاتھ منہ بھی دھوئیں تو اس میں بھی پانی ضائع کیا جاتا ہے۔ برتن دھوتے وقت، کپڑے دھوتے وقت، گھر کا فرش دھوتے وقت، گاڑیاں دھوتے وقت، جگہ جگہ اسراف ہوتا نظر آتا ہے۔ خاص طور پر اس وقت دل بڑا غمگین ہو جاتا ہے جب رزق جیسی اعلیٰ نعمت گلی کوچوں، سڑکوں، حتیٰ کے نالیوں میں پڑی نظر آتی ہے۔ اس اسراف سے سچے دل سے توبہ کریں۔ ان شاء اللہ ﷻ مفلسی از خود دور ہو جائے گی!

اسراف سے توبہ کر لیجیے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾ ﴿۱۴۱﴾

بے جا خرچ نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ بے جا خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

﴿پ 8، سورۃ الانعام 141﴾

معلوم ہوا کہ اسراف کرنے والے اللہ ﷻ کے دوست نہیں ہیں۔ ایسے لوگ کس کے دوست ہیں اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ پڑھیے:

﴿وَلَا تُبَدِّلْهُ تَبَدُّلًا﴾ ﴿۲۱﴾ إِنَّ الْمُبَدِّلِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ وَكَانَ

الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ﴿۲۲﴾

مال بے جا نہ اڑا بے شک بے جا مال اڑانے والے شیطانوں کے بھائی

ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ ﴿پ 15، سورۃ بنی اسرائیل 26، 27﴾

ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ ہماری دوستی کس کے ساتھ ہے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں خبر ہی نہ ہو سکی اور ہم شیطان سے دوستی کر بیٹھے ہوں۔ اسراف کرنے والے یقیناً شیطان کے دوست ہیں۔ ارد گرد جس جانب نظر دوڑائی جائے اسراف ہی اسراف نظر آتا ہے۔ شان و شوکت کے نام پر پیسے کا بے دریغ استعمال عام ہے۔ شادی بیاہ میں لاکھوں کروڑوں خرچ کیے جاتے ہیں۔ جس کے پاس پیسے نہیں ہیں وہ ادھار مانگ کر خرچ کرتا ہے، یعنی شیطان سے دوستی پکی رکھنے کے لیے ادھار تک مانگ لیا جاتا ہے اور جو راستہ اللہ ﷻ کی دوستی کا ہے، جس راستے میں ہمارے لیے آسانی ہی آسانی ہے۔ مال کی بچت بھی ہے، اُس راستے پر چلنے سے ہم پریشان

ہوتے ہیں، گھبراتے ہیں اور اسے دنیا والوں کے سامنے شرمندہ ہونے پر محمول کرتے ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ہم آسانی کو نہیں اپناتے اور خود ہی اپنے سر پریشانی کو مول لیتے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ شیطان نے ہمارے اندر اپنی جڑیں مضبوط کر لیں؟ ہمیں اس پر ضرور ضرور ضرور غور کرنا ہوگا! اپنے ہاتھوں لائی ہوئی تنگ دستی اور مفلسی کو اپنے ہی ہاتھوں دور کرنا ہوگا۔ **ان شاء اللہ ﷻ**

یہ جو آج ہر ایک بے برکتی اور تنگ دستی کا رونا رو رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا کھانے میں اسراف کرنے کی وجہ سے ہو! روٹی کا احترام نہ کرنے کی یہ سزا ہو! آج شاید ہی کوئی مسلمان ایسا ہو، جو روٹی ضائع نہ کرتا ہو! ہر طرف کھانے کی بے حرمتی کے دل سوز نظارے ہیں، خواہ شادی کی تقریبات ہوں یا کوئی اور دعوت ہو!

افسوس صد افسوس! دسترخوانوں اور دریوں پر بے دردی کے ساتھ کھانا گرایا جاتا ہے، تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا اور پیالوں، پتیلیوں میں بچا ہوا شوربا دوبارہ استعمال کرنے کا اکثر کا ذہن نہیں، اس طرح کا بہت سارا بچا ہوا کھانا عموماً کچرا کوٹھی کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ اب تک جتنا بھی اسراف کیا ہے، برائے مہربانی! اس سے توبہ کر لیجیے۔ آئندہ کھانے کے ایک بھی دانے اور شوربے کے ایک بھی قطرے اسراف نہ ہو اس کا عہد کر لیجیے۔ اس بات سے توبہ کر لیجیے کہ آج کے بعد ہم اپنے مال کو فضول خرچی میں نہیں اڑائیں گے۔ **ان شاء اللہ ﷻ**

واللہ العظیم! قیامت میں ذرے ذرے کا حساب ہونا ہے، کوئی بھی قیامت کے حساب کی تاب نہیں رکھتا، توبہ سچی توبہ کر لیجیے۔ درود پاک پڑھ کر عرض کیجیے: یا اللہ ﷻ! آج تک میں نے جتنا بھی اسراف کیا اس سے اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور تیری عطا کردہ توفیق سے آئندہ گناہوں سے

بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا، یارب میری توبہ قبول فرما اور مجھے بے حساب بخش دے۔ امین بجاہ سید المرسلین ﷺ

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے
﴿حداائق بخشش﴾

ہمارے کاموں میں برکت کیوں نہیں ہے؟

كُلُّ امرٍ ذی بَالٍ لَا یَبْدَأُ فِیْهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ ثُمَّ بِالصَّلٰوةِ عَلٰی فِھِو
اَقْطَعُ وَاكْتَعُ

ہر کام جو بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود پاک کے شروع کیا جائے وہ
برکت اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔ ﴿مطالع الاسرار﴾

اگر ہم اپنے معاملات پر غور کریں تو ہم خود بھی اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہم
اللہ ﷻ کے احکامات پر عمل کرنے سے بے پروا ہو گئے ہیں اور سنت رسول ﷺ کو
ترک کر دیا اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے ارشادات پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے، جس کی
وجہ سے آج ہماری حالت ابتر ہوتی جا رہی ہے۔

چلیے! آج ہی سے یہ نیت کریں اور ساتھ ہی پختہ ارادہ بھی کریں کہ ہر جائز
کام سے قبل **بسم اللہ** شریف اور درود شریف ضرور پڑھیں گے۔ تاکہ ہمارے ہر
کام میں برکت ہو اور ہمیں کامیابی و کامرانی نصیب ہو۔

تین چیزوں میں برکت ہے

قال رسول الله ﷺ: البركة في ثلاثة في الجماعة و الثريد
والسحور.

حضرت سلمان فارسی ؓ نے روایت کی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تین چیزوں میں برکت ہے، جماعت میں، ثرید میں اور سحری میں۔
﴿المعجم الکبیر﴾

ثرید ایک قسم کا کھانا ہے، روٹی توڑ کر شوربے میں ملا دیتے ہیں۔ حضور ﷺ نے یہ کھانا پسند فرمایا۔

تنگ دستی سے نجات کے 19 حل

- (1) مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: چاشت کی نماز کا پابند ان شاء اللہ ﷻ کبھی مفلس نہ ہوگا۔ (پانچوں فرض نمازوں کی پابندی کے ساتھ)
- (2) جو کوئی ہر اسلامی مہینے کی 13, 14, 15 تاریخ کو روزے رکھے گا۔ اس کے رزق میں اضافہ ہوگا، دنیاوی آفتوں سے محفوظ رہے گا، اور دونوں جہاں میں برکتوں سے مالا مال ہوگا۔
- (3) سورة الواقعة کا ہمیشہ بعد نماز مغرب پابندی سے پڑھنا۔
- (4) فجر کی سنتیں اپنے گھر میں پڑھ کر، فرض نماز کے لیے مسجد میں جانا بعض

روایتوں میں آیا ہے جس شخص نے فجر کی سنتیں اپنے گھر میں پڑھیں۔ اللہ ﷻ اس کا رزق کشادہ کرتا ہے اور اس کا اہل و عیال اور رشتہ داروں سے جھگڑا کم ہو جاتا ہے اور ان شاء اللہ ﷻ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ (یہ فضیلت صرف مردوں کے لیے ہے)

(5) اذان کا جواب دینا اور اس کا احترام کرنا، اذان کے وقت اوراد و وظائف بلکہ تلاوت قرآن بھی موقوف کر دے۔ سر پر ٹوپی یا دوپٹا وغیرہ رکھ لے۔ ہرگز ہرگز دنیا کی کوئی بات نہ کرے۔

(6) دینی معلومات یعنی سنتیں سیکھنے سکھانے میں مصروف رہنا۔

(7) دوسروں تک علم دین پہنچانا اگرچہ قرآن پاک کی ایک آیت یا دین کا ایک مسئلہ یا کوئی بھی نیکی کی بات۔

(8) نماز تہجد کا اہتمام کرنا (پانچوں فرض نمازوں کی پابندی کے ساتھ)۔

(9) دن بھر میں ستر بار استغفار کرنا۔

(10) گھر میں آیۃ الکرسی اور سورۃ الاخلاص پڑھنا۔

(11) ہر نماز کے بعد تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا یعنی 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر پڑھنا۔

(12) قرآن مجید اور اسلامی کتابیں دینی مدرسوں کے لیے وقف کرنا۔

(13) والدین کی خدمت میں مصروف رہنا۔

(14) روزانہ سورۃ المزمل اور سورۃ التباء کی تلاوت کرنا۔

(15) سورۃ الملک بعد عشاء پڑھ کر سونا۔

(16) شب جمعہ میں سورۃ الکہف پڑھنا۔

(17) گھر میں سرکہ رکھنا۔

(18) عاشورہ (دس محرم الحرام) میں مسکینوں کو کھانا کھلانا، ایک روایت کے مطابق عاشورہ کے روز لوگوں کو کھانا کھلانے سے سال بھر رزق میں برکت رہتی ہے۔

(19) کثرت سے درود شریف پڑھنا۔ (دن بھر میں 313 مرتبہ یا زیادہ)

تنگ دستی کے 16 اسباب

(1) جائز کام سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرنا۔

(2) الگ الگ کھانا۔

(3) روٹی کی بے ادبی کرنا، زمین پر گرانا۔

(4) کھانے کے برتن صاف نہ کرنا۔

(5) ضرورت سے زیادہ سونا (اس سے جہالت بھی پیدا ہوتی ہے)

(6) والدین کو ان کے نام سے پکارنا

(7) بلا وجہ راستے میں پیشاب کرنا۔

(8) دسترخوان پر گرے ہوئے دانے اور کھانے کے ذرے وغیرہ اٹھانے میں

سستی کرنا۔

(10) نماز میں سستی کرنا۔

(11) اپنی اولاد کو ”کوسنے“ یعنی بد دعائیں دینا۔ اکثر عورتیں بات بات پر اپنے

بچوں کو بد دعائیں دیتی ہیں اور پھر تنگ دستی کے رونے بھی روتی ہیں۔

(12) گناہ کرنا خصوصاً جھوٹ بولنا۔

(13) ماں باپ کے لیے دعائے خیر نہ کرنا۔

(14) نیک اعمال میں ٹال مٹول کرنا۔

(15) ناخن بڑھانا۔

(16) تجارت میں قسم کھانے سے بَرَکت ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے اور بَرَکت مٹ جاتی ہے۔“

اس بارے میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ جھوٹی قسم کھانا تو سخت گناہ ہے ہی مگر تاجر سچی قسم کھانے سے بھی بچے، تاکہ کسی کو بدگمانی کا موقع بھی نہ مل سکے!

”احیاء العلوم“ میں درج ہے کہ: خریدنے والا اور بیچنے والا جب سچ بولتے ہیں اور ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتے ہیں تو ان کی خرید و فروخت میں بَرَکت دے دی جاتی ہے۔ اور جب (عیب) چھپاتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں تو ان کی خرید و فروخت کی بَرَکت چھین لی جاتی ہے۔

بددیانت تاجروں سے متعلق وعید

حضرت رفاعہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

تاجر (Merchants) قیامت کے دن فاجر (بدکار) اٹھائے جائیں گے، سوائے جو تاجر متقی ہو اور لوگوں کے ساتھ احسان کرے اور سچ بولے۔ ﴿ترمذی و ابن ماجہ﴾

معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنے والا تاجر، بدکار اور فاجر ہے۔ اسے قیامت کے دن

شدید رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یقیناً آخرت کا خسارہ بہت بڑا خسارہ ہے۔ اس خسارے کو بڑے سے بڑا تاجر، فائدے میں نہیں بدل سکے گا۔ سارے ہنر دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ عقلمند تاجر تو وہی ہے جو سچ بول کر اپنا مال نیچے۔ اسے دنیا میں بھی برکت حاصل ہوگی۔ اور ان شاء اللہ ﷻ قیامت کے دن بھی اسے خسارہ نہیں ہوگا۔

سچے اور امانت دار تاجر کی فضیلت

حضرت ابی سعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچ بولنے والا امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء و صدیقین و شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی و دارقطنی)

سبحان اللہ! سچ بول کر اپنا مال فروخت کیجیے۔ دنیا میں برکت اور اللہ کا فضل تو رزق میں شامل ہوگا ہی مگر یہ کیا کم ہے کہ کل بروز قیامت انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

مال کمانے کے تین مقاصد

عن ابی ہریرۃؓ قال، قال رسول اللہ ﷺ من طلب الدنيا حلالا استعفافاً عن المسئلة وسعیاً علی اہله تعطفاً علی جارہ لقی اللہ تعالیٰ یوم القیمۃ وجہہ مثل القمر لیلۃ البدر ومن طلب الدنيا حلالا مکابراً مفاخرأ مرأیاً لقی اللہ تعالیٰ وهو علیہ غضبان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو حلال روزی تلاش کرے؛ بھیک سے بچنے کے لیے اور اپنے گھر والوں پر (کشادگی رزق کے حقوق ادا کرنے کی) کوشش کرے، اور اپنے پڑوسی پر مہربانی کرے، وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔ اور جو حلال دنیا طلب کرے، مال بڑھانے فخر و تکبر کرنے، دکھلاوے کے لیے تو وہ اللہ ﷻ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ ﴿مرآۃ المناجیح﴾

اس کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ میں فرماتے ہیں: مال کمانا تین مقاصد کے لیے ہونا چاہیے، اپنی ذات، اپنے بچوں، اپنے پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کے لیے، یہ تمام کام اللہ و رسول کی رضا کے لیے ہوں، پہلی دو چیزیں واجب ہیں یعنی خود بھیک سے بچنا، اور بال بچوں کے حقوق ادا کرنا، تیسری چیز یعنی پڑوسیوں سے مالی سلوک کرنا مستحب ہے۔ واجب نہیں مگر ثواب اس پر یقینی ہے۔ ﴿مرآۃ المناجیح﴾

تاجروں کی پاکیزہ کمائی کی شرائط

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمام کمائیوں میں زیادہ پاکیزہ اُن تاجروں کی کمائی ہے کہ:

- (1) جب وہ بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں۔
- (2) اور جب اُن کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کریں۔
- (3) اور جب وعدہ کریں تو اُس کا خلاف نہ کریں۔
- (4) اور جب کسی چیز کو خریدیں تو اُس کی مذمت (برائی) نہ کریں۔

- (5) اور جب اپنی چیز بچیں تو اُس کی تعریف میں مبالغہ نہ کریں۔
- (6) اور ان پر کسی کا (قرضہ، مال و اسباب وغیرہ) آتا ہو تو دینے میں ڈھیل نہ کریں۔
- (7) اور جب ان کا کسی پر (قرضہ، مال و اسباب وغیرہ) آتا ہو تو لینے میں سختی نہ کریں۔
- ﴿تبتی شعب الایمان﴾

مہنگائی، دنیاوی سزاؤں میں سے ہے

- حضور اکرم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے :
- اے لوگو! پانچ باتوں سے بچنے کے لیے پانچ سے اجتناب کرو۔
- (1) جو قوم کم تولتی ہے اللہ ﷻ اسے مہنگائی اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کر دیتا ہے۔
- (2) جو قوم بد عہدی کرتی ہے اللہ ﷻ اس کے دشمنوں کو اس پر مسلط کر دیتا ہے۔
- (3) جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی اللہ ﷻ اس سے بارش کا پانی روک لیتا ہے اور اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیا جاتا۔
- (4) جس قوم میں فحاشی اور بے حیائی پھیل جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو طاعون کے مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔
- (5) اور جو قوم قرآن پاک کے بغیر فیصلہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو زیادتی (غلط) کے فیصلے کا مزہ چکھاتا ہے اور اسے ایک دوسرے کے ڈر میں مبتلا کر دیتا ہے۔

﴿قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون، ص ۴۹﴾

آخر یہ سب کیا ہے؟ حقیقت سے منہ موڑے بغیر اگر غور و فکر کریں تو یہ سب کچھ ہمیں اپنے ہی ہاتھوں کے کرتوت نظر آئیں گے۔ اور اس پر بات تو قرآن کریم و فرقان حمید بھی شاہد ہے:

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ﴾ ﴿۳۰﴾

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں

نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔ ﴿پ 25، سورۃ الشوریٰ 30﴾

اس آیت کے تحت درج ہے کہ: یہ خطاب مؤمنین مُکَلَّفین سے ہے جن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں، مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مؤمنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں، ان تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ اُن کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے اور کبھی مؤمن کی تکلیف اس کے رفع درجات کے لیے بھی ہوتی ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں وارد ہے۔ ﴿خزان العرفان﴾

فی زمانہ اسلامی تعلیمات کو بھلا کر مغربی تعلیم پر زور دیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انواع و اقسام کے کھانے پکانے اور کھانے پر زور دیا جا رہا ہے، اور رزق کے استعمال میں کثرت سے اسراف کیا جا رہا ہے، اس کا نتیجہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور شروع میں ایک حدیث شریف گزری کہ: ”روٹی جب کسی قوم سے چلی جاتی ہے تو لوٹ کر نہیں آتی۔“

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

روٹی کی تعظیم کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسمان کی برکتوں

﴿احیاء العلوم﴾

سے اتارا ہے۔

یہ چند روپے مالیت کی روٹی کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ یہ وہ رزق ہے جس

کے بغیر انسانوں کی اکثریت کے ہاں پیٹ بھرنے کا تصور بھی موجود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اس روٹی کو روک لے تو غریب تو غریب، امیر اور بادشاہ بھی تڑپ اٹھتے ہیں۔ اسی روٹی کے لیے ترس جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں رزق کی کمی اور تنگ دستی کا شور بہت ہے۔ جس طرف سے سنا جائے رزق کی کمی کی آواز سنائی دیتی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے قحط کا زمانہ ہے۔ حالانکہ یہ قحط کا زمانہ نہیں ہے۔ بازار اجناس اور مرغن کھانوں سے بھرے پڑے ہیں۔ منڈیوں میں قسم قسم کی سبزیاں اور پھل موجود ہیں۔ انواع و اقسام کے گوشت کھانے کو میسر ہیں۔ روزانہ ہزاروں ٹن دودھ مارکیٹ میں آتا ہے اور فروخت ہو جاتا ہے۔ کھیت کھلیانوں میں ہر موسم کی فصلیں لہلہاتی ہیں۔ یہ کوئی ایسا زمانہ نہیں کہ اسے قحط کا زمانہ کہا جائے مگر پھر بھی قلوب کی تسلی کے لیے قرآن و سنت سے رجوع کرتے ہیں کہ آیا جب کسی قوم پر قحط آجائے تو اس سے بچنے کی کیا تدبیر اختیار کی جائے۔ قرآن مجید میں اہل مصر پر آنے والے ایک طویل اور خطرناک قحط کا ذکر ملتا ہے۔ اور اس قحط سے نمٹنے کی تدبیر اللہ ﷻ کے جلیل القدر پیغمبر، حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمائی۔ قحط مصر کا واقعہ اور حضرت یوسف علیہ السلام کی تدبیر کا تذکرہ یہاں ضروری ہے۔ اس میں بہت سوں کے لیے عبرت بھی ہے اور بہت سوں کے ہدایت اور نجات کا راستہ بھی۔ ان شاء اللہ ﷻ ہم آج بھی تدبیر یوسف علیہ السلام اپنا کر اپنے لیے آسانی پیدا کر سکتے ہیں۔ سورۃ یوسف (علیہ السلام) میں اللہ تعالیٰ نے اہل مصر کا قحط سالی میں مبتلا ہونے کا ذکر فرمایا ہے:

قرآن کریم میں قحط سالی کا ذکر

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعٌ
سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَبْسُطُ يَأْيُهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُءْيَايَ إِن كُنْتُ
لِلرُّءْيَا تَعْبُدُونَ ﴿٣٣﴾

اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھیں سات گائیں فرہہ کہ انہیں
سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی،
اے درباریو! میرے خواب کا جواب دو اگر تمہیں خواب کی تعبیر آتی ہو۔

﴿پ 12، سورۃ یوسف 43﴾

مصر کے بادشاہ ولید بن ریان نے خواب دیکھا کہ دریا سے سات موٹی
(فرہہ) گائیں نکلیں اور ان کے پیچھے سات دُبلی گائیں نکلیں، جنہوں نے اُن موٹی
تازی گایوں کو کان سے پکڑا اور کھا گئیں اور اس نے سات سرسبز خوشے دیکھے اور
سات سوکھے ہوئے دیکھے، ان سوکھے ہوئے خوشوں نے ان سرسبز خوشوں کو کھا لیا اور
ان میں سے کچھ باقی نہیں بچا اور سوکھے ہوئے خوشے اسی طرح سوکھے رہے، اسی
طرح دُبلی گایوں نے موٹی گایوں کا کھا لیا اور وہ بھی اسی طرح دُبلی کی دُبلی ہی
رہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام اس وقت مصر ہی کی ایک جیل میں قید تھے۔ اس جیل
سے ایک قیدی رہا ہو کر بادشاہ کے دربار میں گیا۔ وہ قیدی یہ بات جانتا تھا کہ
حضرت یوسف علیہ السلام خواب کی تعبیر بتانے کا علم جانتے ہیں۔ چنانچہ اس نے بادشاہ کو
یہ بات بتائی اور آپ سے خواب کی تعبیر جاننے کے لیے جیل پہنچا۔ آپ نے اسے

بتایا کہ سات سال تک مصر میں خوب غلہ اُگے گا۔ اس کے بعد آنے والے سات سال شدید قحط ہوگا۔

بادشاہ یہ تعبیر سن کر دم بخود رہ گیا! اس نے آپ کو عزت و احترام سے اپنے دربار میں بلوایا۔ اور اس قحط سے نمٹنے کی تدبیر پوچھی۔ آپ نے بتایا کہ سات سال تک ملک میں بھرپور انداز میں غلے کی پیداوار پر توجہ کی جائے اور جو کچھ پیدا ہو اسے محفوظ کر لیا جائے۔ تاکہ قحط کے سات سالوں میں محفوظ غلے کو استعمال میں لایا جاسکے۔ چنانچہ بادشاہ نے آپ ہی کو خزانے کا وزیر مقرر کر دیا تاکہ آپ جیسے چاہیں انتظام کر سکیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر میں غلے کے بڑے بڑے گودام بنوائے، جن میں اناج محفوظ کر دیا گیا۔

بادشاہ کو ایک وقت کھانا نصیب ہوتا تھا

جب فراخی کے سال گزر گئے اور قحط کا زمانہ آیا تو آپ نے بادشاہ اور اس کے خدام کے لیے روزانہ صرف ایک وقت کا کھانا مقرر فرما دیا، ایک روز دوپہر کے وقت بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے بھوک کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: یہ قحط کی ابتداء کا وقت ہے۔ پہلے سال میں لوگوں کے پاس جو ذخیرے تھے سب ختم ہو گئے، بازار خالی رہ گئے۔ اہل مصر حضرت یوسف علیہ السلام سے جنس خریدنے لگے اور ان کے تمام درہم دینار آپ کے پاس آ گئے۔ دوسرے سال زیور اور جواہرات سے غلہ خریدا گیا اور وہ تمام آپ کے پاس آ گئے، لوگوں کے پاس زیور و جواہر کی قسم سے کوئی چیز نہ رہی۔ تیسرے سال چوپائے اور جانور دے کر غلے خریدے اور ملک

میں کوئی کسی جانور کا مالک نہ رہا۔ چوتھے سال میں غلے کے لیے تمام غلام اور باندیاں بیچ ڈالیں۔ پانچویں سال تمام اراضی و عملہ و جاگیریں فروخت کر کے حضرت یوسف علیہ السلام سے غلہ خریدا اور یہ تمام چیزیں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ گئیں۔ چھٹے سال جب کچھ نہ رہا تو انہوں نے اپنی اولادیں بیچیں، اس طرح غلہ خرید کر وقت گزارا۔ ساتویں سال وہ لوگ خود بک گئے اور غلام بن گئے یہاں تک کہ مصر میں کوئی آزاد مرد و عورت باقی نہ رہا، جو مرد تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کا غلام تھا، جو عورت تھی وہ آپ کی کنیز تھی اور لوگوں کی زبان پر تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی سی عظمت و جلالت کبھی کسی بادشاہ کو میسر نہ آئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے فرمایا: تو نے دیکھا اللہ کا مجھ پر کیسا کرم ہے! اس نے مجھ پر ایسا احسان عظیم فرمایا اب ان کے حق میں تیری کیا رائے ہے؟ بادشاہ نے کہا جو حضرت کی رائے اور ہم آپ کے تابع ہیں۔ آپ نے فرمایا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے تمام اہل مصر کو آزاد کیا اور ان کی تمام املاک اور کل جاگیریں واپس کیں۔ اس زمانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام نے کبھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں ملاحظہ فرمایا، آپ سے عرض کیا گیا کہ اتنے عظیم خزانوں کے مالک ہو کر آپ بھوکے رہتے ہیں؟ فرمایا: ”اس اندیشہ سے کہ سیر ہو جاؤں تو کہیں بھوکوں کو نہ بھول جاؤں۔“ سبحان اللہ! کیا پاکیزہ اخلاق ہیں۔

﴿خزائن العرفان﴾

معیشت کی اصلاح

مورخین کے بیان کے مطابق مصر پر اس وقت پندرھویں خاندان کی حکومت

تھی جو تاریخ میں چرواہے بادشاہوں (SHEPHERD KINGS OR HYKSOS KINGS) کے نام سے مشہور ہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں جو بادشاہ تھا اس کا نام اپوفس (APOPHIS) بھی بتایا جاتا ہے۔ اسی کے عہد میں مصر اپنی تاریخ کے طویل اور بدترین قحط سے دو چار ہوا اور بادشاہ نے ان حالات سے نبرد آزما ہونے کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام کو مکمل اختیارات دے دیے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے لوگوں کو معیشت کی اصلاح کا طریقہ بتایا کہ وہ خوش حالی اور غلہ کی فراوانی کے سالوں میں ضرورت سے زیادہ غلہ خرچ نہ کریں۔ اور بے تحاشا خرچ کر کے ضائع نہ کریں، بلکہ مستقبل میں آنے والے قحط کے سالوں کے لیے بچا کر رکھتے ہوئے مستقبل کی پلاننگ کریں تاکہ قوم کو مشکلات سے بچایا جاسکے۔

مذکورہ واقعہ یوسف علیہ السلام کے فوائد

- مذکورہ آیت کریمہ سے مسلمانوں کو درج ذیل درس اور فوائد حاصل ہوئے ہیں۔
- ☆ بے شک ہر چیز تقدیر الہی میں ہے مگر بندے کو تدبیر کرنی اشد ضروری ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے عین مطابق ہے۔
- ☆ رزق کی بے قدری منع ہے۔
- ☆ مستقبل کی پلاننگ کرنا جائز ہے۔

قحط کے مختلف اسباب

- (1) جب اللہ ﷻ اور اس کے محبوب ﷺ کی نافرمانی اور مخالفت کی جائے۔
- (2) مسلمانوں پر ظلم و ستم کیا جائے۔
- (3) جب گناہوں کی کثرت ہو جائے۔
- (4) زکوٰۃ ادا کرنا بند کر دی جائے۔

طبرانی نے ”اوسط“ میں حضرت بُریدہ ؓ سے روایت کی، حضور ﷺ فرماتے ہیں: جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ تعالیٰ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ

الَّذِي عَمِلُوا الْعَالَمُ يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾

بحر و بر میں فساد، اُن گناہوں کے باعث پھیل گیا ہے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کما رکھے ہیں تاکہ (اللہ) انہیں بعض (برے) اعمال کا مزہ چکھا دے جو انہوں نے کیے ہیں تاکہ وہ باز آجائیں۔

﴿پ 21، سورۃ الروم 41﴾

اس آیت کی تفسیر میں آتا ہے: شرک و معاصی کے سبب سے قحط اور امساکِ باراں (بارش کا رک جانا) اور قلتِ پیداوار اور کھیتیوں کی خرابی اور تجارتوں کے نقصان اور آدمیوں اور جانوروں میں موت اور کثرتِ آتش زدگی اور غرقابی اور ہر شے میں بے برکتی۔ (یہ سب کچھ ان کے اعمال کی وجہ سے ہیں) (خزان العرفان)

زنا تنگ دستی کا سبب ہے

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے :

زنا تنگ دستی پیدا کرتا ہے۔ اور چہرے کا نور ختم کر دیتا ہے۔ اور اللہ ﷻ فرماتا ہے : میں نے فیصلہ کیا ہے کہ زانی کو تنگ دست کر دوں گا اگرچہ کچھ عرصہ بعد سہی۔ ﴿کنز العمال﴾

تنگ دستی اور مفلسی جس طرح چاروں طرف پھیلی ہوئی نظر آتی ہے اسی طرح زنا جیسا بدترین گناہ بھی معاشرے کے روٹین والے کاموں میں شامل ہو چکا ہے۔ زنا صرف برے فعل ہی کا نام نہیں بلکہ بے حیائی کی نظر سے دیکھنا بھی زنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ

(اے محبوب ﷺ) مؤمنین سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ ﴿پ 18، سورۃ النور 30﴾

اس بارے میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان سے عبرت پکڑیے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کا زنا سے حصہ لکھ دیا ہے۔ جس کو وہ لامحالہ پائے گا۔ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے۔ نفس تمنا کرتا اور خواہش کرتا ہے۔ اس کی شرمگاہ اس کے (نفس) کو جھٹلاتی ہے یا اس کی تصدیق کرتی ہے۔ ﴿صحیح بخاری﴾

افسوس! اکثریت بدنگاہی کے مرض میں مبتلا ہے۔ عورتوں میں بے پردگی اور حیا سوز لباس رواج پاتے جا رہے ہیں۔ بے برکتی اور تنگدستی کو خود پر مسلط کرنے کے اسباب ہم نے اپنے گھروں میں خود مہیا کر رکھے ہیں۔ ٹی وی، کیبل اور انٹرنیٹ کے ذریعے فحاشی اور عریانی کی شیطانی تعلیم گھر گھر میں باقاعدہ پہنچائی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ زبان کا زنا بھی کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ فحش گوئی تو گویا بے تکلفی سے بات چیت کرنے کا ذریعہ بن چکی ہے۔ زبانیں جھوٹ، دھوکہ دہی اور غیبت کرنے میں مصروف نظر آتی ہیں۔ تو ایسے میں میرے بھائیو، بہنو! تنگدستی کو ہم نے خود ہی اپنے اوپر مسلط کیا ہوا ہے۔ تنگدستی سے بچنا ہے تو بدنگاہی سے بچا جائے۔ اس کا طریقہ بھی رسول اللہ ﷺ نے بتا دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو، کیونکہ تمہارے لیے پہلی نظر معاف ہے دوسری نہیں۔ ﴿سنن ترمذی﴾

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو مسلمان کسی عورت کی طرف پہلی نظر ڈال کر اپنی نظر نیچی کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عبادت میں حلاوت پیدا فرما دیتا ہے۔

﴿مسند احمد﴾

معلوم ہوا کہ عبادت میں دل نہ لگنے کی ایک وجہ بدنگاہی بھی ہے۔ نگاہوں کی حفاظت کی جائے تو عبادت میں حلاوت پیدا ہوگی، نماز و اذکار میں دل لگے گا۔ جب دل لگے گا تو اللہ ﷻ اور بندے کے درمیان تعلق قائم ہوگا۔ اور جس بندے کا اللہ ﷻ سے تعلق قائم ہو جائے، وہ تمام حاجتوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اسے مخلوق کی حاجت نہیں رہتی۔ وہ اللہ ﷻ کا ہو جاتا ہے اور اللہ ﷻ اس

کا، اپنے محبوب ﷺ کے صدقے اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔
اور اپنا سچا شکر گزار بندہ بنائے۔

امین بجاہ النبی المرسلین ﷺ

تنگ دستی کا علاج

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

اگر تم شکر کرو گے تو میں تم کو یقیناً اور زیادہ دوں گا۔ ﴿پ 13، سورۃ ابراہیم 7﴾
تنگ دستی سے نجات کا سب سے بہترین ذریعہ رب تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا
لانا ہے۔ یہ مجرب اور کامیاب نسخہ ہے۔ اللہ ﷻ کے شکر کو وزبیاں کر لیجیے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب کوئی بندہ
اللہ ﷻ کی دی ہوئی نعمت پر ”الحمد“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو اُس سے
افضل نعمت عطا فرماتا ہے۔

﴿سنن ابن ماجہ﴾
حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!
جب تم نے ”الحمد لله رب العلمین“ کہا تو تم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر دیا
اور اللہ تعالیٰ تمہاری نعمت میں زیادتی کرے گا۔

﴿جامع البیان﴾

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ

اوراد و وظائف

رزق میں خیر و برکت سے متعلق حدیث مبارکہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رزق میں کشادگی کے لیے یہ دعا فرماتی تھیں۔

”اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ.“

اے اللہ! تو میرے (بڑھاپے) میں اور اخیر عمر میں مجھے زیادہ فراخ روزی عطا فرما۔

﴿حاکم، المستدرک﴾

روزی میں برکت، محتاجی اور فقر و فاقہ سے نجات کے وظائف

(1) صبح طلوع فجر کے وقت ۱۰۰ مرتبہ

”سُبْحَانَ اللَّهِ

وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“

(3) نماز فجر اور تمام نمازوں کے سلام پھیرنے کے بعد 10 بار کلمہ طیبہ اور 10 مرتبہ ”یا بَاسِطُ“

(4) نماز فجر کے بعد 500 مرتبہ ”یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ“

(5) جو شخص جمعہ کے دن، جمعہ کی نماز کے بعد، توجہ کے ساتھ 70 مرتبہ یہ وظیفہ پڑھے تو تنگ دستی و غربت سے نجات ملے ”اَلْمُعْطٰی هُوَ اللّٰهُ“

(6) روزانہ کسی بھی نماز کے بعد 500 مرتبہ

”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ“ پڑھیں تو اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَلَّی رُوزِی کے دروازے کھلیں گے۔

(7) صبح و شام 41,41 مرتبہ سورۃ الفلق کا ورد کریں۔

(8) فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان گیارہ سو 1100 مرتبہ۔

”یا غَنِیُّ یا مُغْنِیُّ“ پڑھیں۔

(9) جو شخص روزانہ فجر کی نماز کے بعد 121 مرتبہ ”یا مَلِکُ“ پڑھے گا، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وسعت رزق کا نظارہ کرے گا۔

(10) روزانہ نماز چاشت کے دو نفل پڑھنے کے بعد سجدے میں جا کر 100 مرتبہ ”یا وَهَّابُ“ کا ورد کریں۔

(11) روزانہ 100 مرتبہ ہر نماز کے بعد ”یا اَللّٰهُ، یا رَزَّاقُ“ کا ورد کریں۔

(12) فجر کے بعد 72 مرتبہ ”یا بَاسِطُ“ پڑھیں۔

(13) روزی کی تنگی دور کرنے کے لیے سورۃ الماعون 40 دن تک 11 بار پڑھیں۔

(14) روزانہ بعد نماز مغرب ”یا بَاسِطُ، یا رَزَّاقُ“ 341 بار پڑھیں۔

(15) سورۃ الکہف، گیارہ روز متواتر پڑھنے سے غربت کا خاتمہ اور فراخی رزق کا

سبب بن جائے گا۔

(16) شروع چاند میں یہ وظیفہ پڑھنا شروع کریں:

يَا بَاسِطُ الَّذِي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

ہر روز بعد نماز عشاء اول آخر درود شریف گیارہ بار اور درمیان 72 مرتبہ،

إِنْ شَاءَ اللَّهُ ﷻ کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا، غیب سے روزی ملے گی۔

(17) ”درود تاج“ ہر نماز کے بعد 7 مرتبہ اور بعد نماز عشاء 101 بار، دل کی

حاضری کے ساتھ پڑھے اور 3 دن ایسا ہی کرے۔ اگر مقصد پورا نہ ہو تو

چوتھے روز بعد فجر سے پڑھنا شروع کر دے اور جب تک پڑھتا رہے، تب

تک کوئی آکر مقصد پورا ہونے کی خوشخبری نہ دے۔

(18) بعد نماز صبح ”يَا مَلِكُ“ بکثرت پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ غنی فرمادیتا ہے۔

(19) ”يَا عَزِيزُ“ چالیس دن، تک 40 مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے معزز اور مستغنی

بنادے گا۔ اور وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

(20) ”يَا وَهَّابُ“ کا بکثرت ورد کرے، یا چاشت کی نماز کے آخری سجدے

میں 40 مرتبہ پڑھے تو فقر و فاقہ دور ہوگا۔

(21) ”يَا بَاسِطُ“ چاشت کی نماز پڑھنے کے بعد آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر

روزانہ دس مرتبہ پڑھ کر منہ پر ہاتھ پھیر لے تو کبھی محتاج نہ ہوگا۔

(22) ”يَا لَطِيفُ“ 133 مرتبہ پڑھیں، رزق میں برکت ہوگی۔

(23) ”يَا غَفُورُ“ کا بکثرت ورد کرنے سے، مال و اولاد میں برکت ہوگی۔

(24) ”يَا شَكُورُ“ کو روزانہ 41 مرتبہ پڑھیں تو معاشی تنگی سے نجات ملے گی۔

(25) ”يَا وَاسِعُ“ کا بکثرت ورد کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ غنائے ظاہری و باطنی کے درکشادہ فرمادے گا۔

(26) نماز فجر سے پہلے اپنے مکان کے چاروں کونوں میں دس 10 مرتبہ ”يَا رَزَاقُ“ پڑھ کر دم کریں۔

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تعالیٰ اب قرآنی سورتوں کے صرف ”روزی، روزگار“ سے متعلق خواص تحریر کئے جائیں گے۔ مثلاً رزق میں کشادگی، رزق میں برکت، غربت کا خاتمہ، کاروبار میں ترقی وغیرہ۔

روزی میں برکت، محتاجی اور فقر و فاقہ سے نجات کے لیے

مختلف سورتوں کے خواص

”سورة الكهف“

گیارہ روز متواتر پڑھنے سے: غربت کا خاتمہ اور فراخی رزق کا سبب بن جائے گا۔

”سورة يس“

روزانہ تلاوت؛ دفع غم، حصول برکت اور کشائش رزق کا سبب ہے۔

”سورة الفتح“

کاروبار اور دولت کی فراوانی کے متعلق کوئی حسد کرتا ہے تو ایک مرتبہ مقام کاروبار پر؛ روزانہ چالیس روز تک پڑھے۔

”سورة الواقعة“

روزانہ مغرب کے بعد؛ ایک مرتبہ سورۃ واقعہ کی تلاوت کریں۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ﷻ فقر و فاقہ سے نجات ملے گی، تنگ دستی اور محتاجی دور ہوگی، رزق میں فراوانی اور کشادگی نصیب ہوگی۔

امام بغوی علیہ الرحمۃ نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ سیدہ دو عالم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سورۃ واقعہ کو ہر رات پڑھے، وہ فاقہ سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔“

”سورة الجمعة“

رزق میں فراخی کے لیے؛ تہجد کی نماز کے بعد تین مرتبہ 41 روز تک پڑھیں، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ﷻ بند کام (کاروبار وغیرہ) شروع ہو جائے گا۔

”سورة نوح“

روزی کے مقام پر؛ روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھنے سے رکاوٹیں دور ہوں گی، اور کثرت سے برکت و نفع حاصل ہوگا۔

”سورة المزمل“

جو ایک سال تک بعد فجر روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھے، اُس کے رزق میں اضافہ

ہو اور کبھی غریب و محتاج نہ ہوگا۔ کشادگی رزق کے لیے روزانہ سات مرتبہ پڑھے۔

”سورة المَدَّثِر“

ایک مرتبہ؛ روزانہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے رزق میں فراخی ہوگی۔

”سورة الدَّهْر“

جو شخص 75 مرتبہ روزانہ 21 دن تک پڑھے، اس کی روزی میں بے حد برکت ہوگی۔

”سورة الفجر“

ترقی رزق کے لیے اس کا ختم شریف پڑھنا نہایت مفید ہے۔ ترکیب ختم شریف یہ ہے کہ سات روزے متواتر رکھے جائیں۔ ہر روز سات مسکینوں اور سات یتیموں کو کھانا کھلایا جائے، اور اس سورہ مبارکہ کو 141 مرتبہ مسلسل سات روز تک ایک ہی جگہ ایک مجلس میں پڑھے۔ اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ سارا سال فراخی رہے گی۔

”سورة الشمس“

سلامتی جان و مال کے لیے: روزانہ ایک بار پڑھنا بہت مفید ہے۔

”سورة الكوثر“

روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنانے سے رزق میں برکت ہوگی۔

”سورۃ فلق“

ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: سورۃ الفلق کثرت سے پڑھنے والے پر روزی بارش کے قطروں کی طرح برستی ہے۔

﴿اسماء الحسنیٰ کے وظائف و اوراد﴾

ان شاء اللہ ﷻ اب اسماء الحسنیٰ کے وظائف و اوراد جو خاص طور پر روزی روزگار میں برکت اور فراخی کیلئے مجرب ہیں، تحریر کئے جا رہے ہیں۔

يَا غَفَّارُ (اے بڑے بخشنے والے!)

(۱) نماز جمعہ کے بعد یہ اسم ایک سو مرتبہ پڑھے تو مقبولوں میں شامل ہوگا۔ تنگی ختم ہوگی بے حساب رزق ملے گا اگر یہ اسم (يَا غَفَّارُ اِغْفِرْ لِي ذُنُوبِي) کے ساتھ پڑھا جائے تو مزید فوائد حاصل ہوں گے۔

يَا رَزَّاقُ (اے روزی دینے والے!)

(۱) نماز فجر سے پہلے اپنے مکان کے چاروں کونوں میں دس دس (10) مرتبہ ”يَا رَزَّاقُ“ پڑھ کر دم کریں۔ مکان ہر بلا سے محفوظ رہے گا، اس گھر میں بیماری و مفلسی نہ آئے گی، اور غیب سے روزی عطا ہوگی۔

(۲) اگر کسی کی دکان چلتے ہوئے بند ہوگئی تو اس اسم کو روزانہ دکان پر پڑھنے سے ان شاء اللہ ﷻ دکان جلد ہی چل پڑے گی۔

یَا بَاسِطُ (اے کشادگی پیدا کرنے والے!)

(1) نمازِ فجر یا چاشت کی نماز کے بعد یہ اسم دس مرتبہ پڑھ کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لیا کریں، محتاجی دور ہوگی، رزق میں وسعت ہوگی، اللہ کی رحمت اور فضل، شامل حال رہے گا۔

یَا لَطِيفُ (اے لطف و کرم فرمانے والے!)

(1) 133 مرتبہ روزانہ پڑھنے والے کے رزق میں بَرَکت ہوگی۔ اور سب کام بحسن و خوبی پورے ہوں گے۔

(2) فقر و فاقہ، دکھ و مصیبت، رنج و غم، تکلیف و پریشانی، ناجائز مقدمات میں مبتلا شخص کسی وقت بھی اچھی طرح وضو کر کے دو گانہ پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد دل میں مقصد کا خیال رکھ کر 100 مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھے ان شاء اللہ ﷻ کامیابی ہوگی۔

یا اللہ ﷻ اس کاوش کو تو اپنی بارگاہ بے کس پناہ میں قبول فرما، اور اس کو ہمارے لیے باعثِ مغفرت و نجات بنا اور اس کے تمام زریں اصولوں پر ہم تمام کو عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ اَمِنْ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ ﷺ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ ﷺ

مأخذ ومراجع

نمبر شمار	کتاب	مطبوعه
1	تفسير قرطبي	دار الشعيب، قاهره
2	تفسير روح البيان	کوسه
3	تفسير روح المعاني	بيروت
4	تفسير درمنثور	ضياء القرآن پبلشرز
5	تفسير ابن كثير	ضياء القرآن پبلشرز
6	تفسير خزائن العرفان	ضياء القرآن پبلشرز
7	تفسير نعيمى	ضياء القرآن پبلشرز
8	تفسير مظهرى	ضياء القرآن پبلشرز
9	تفسير ابن جرير	ميمية مصر
10	الجامع لاحكام القرآن	انتشارات، ايران
11	جامع البيان	دار الفكر، بيروت
12	تفسير كبير	بهيمية، مصر
13	صحیح بخارى	دار الكتب العلمية، بيروت
14	صحیح المسلم	دار ابن حزم، بيروت
15	سنن ترمذى	دار الفكر، بيروت
16	سنن ابن ماجه	دار المعرفة، بيروت
17	مشکوٰۃ المصابيح	قدیمی کتب خانہ

سنن ابی داؤد	18	دار احیاء التراث ، بیروت
صحیح ابن حبان	19	دار الکتب العلمیة ، بیروت
الجامع الصغیر	20	دار الکتب العلمیة ، بیروت
کنز العمال	21	دار الکتب العلمیة ، بیروت
مجمع الزوائد	22	دار الفکر ، بیروت
المعجم الکبیر	23	المکتبة الفیصلیة ، بیروت
المعجم الاوسط	24	دار الکتب العلمیة ، بیروت
الترغیب والترہیب	25	دار الکتب العلمیة ، بیروت
مسند ابی یعلیٰ	26	دار الکتب العلمیة ، بیروت
مراۃ المناجیح	27	ضیاء القرآن پبلشرز
احیاء العلوم	28	شبیر برادرز
النہایۃ لابن اثیر	29	المکتبة الاسلامیة ، مصر
طحطاوی علی الدر	30	بیروت
شرح السنہ	31	دار الکتب العلمیة ، بیروت
کشف الخفاء	32	دار الکتب العلمیة ، بیروت
فتاویٰ رضویہ	33	رضا فاؤنڈیشن ، لاہور
بہار شریعت	34	شبیر برادرز
قرۃ العیون	35	مکتبة المدینة ، کراچی
تاریخ بغداد	36	دار الکتب العلمیة ، بیروت
قاموس المحیط	37	المصطفیٰ البابی ، مصر
التعریفات	38	خیریة ، مصر
اتحاف السادة المتقین	39	دار الکتب العلمیة ، بیروت



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



شہر کراچی میں نور قرآن کی بھاریں

نصیب چمکائیے!
تھوڑے سے وقت
کی قربانی دیجئے

آسان ترجمہ مدلل تفسیر
ملٹی میڈیا پروجیکٹر کا استعمال

نور قرآن سے منور ہو جائیے

درس عالم ممتاز
مفتی محمد آصف عبداللہ قادری

ہر اتوار بعد نمازِ ظہر دوپہر 2:00 بجے تا 2:45 بجے تک بمقام جامع مسجد گلشن، ایف، بی ایریا، کریم آباد، کراچی۔
ہر پیرات 9:30 بجے تا 11:00 بجے تک بمقام جامع مسجد نوری، علی آباد، بلاک 3، کریم آباد، کراچی۔

ختم قادریہ شریف

اپنی پریشانیوں اور مشکلات کے حل کیلئے ضرور تشریف لائیں

پرنور محفل ہر اتوار بعد نمازِ ظہر فوراً (ظہر 1:30 بجے ہے) بمقام جامع مسجد مبین، صدیق آباد، کریم آباد، کراچی۔

ماہانہ درس قرآن

ہر انگریزی مہینے کی چوتھی اتوار بعد نمازِ عشاء فوراً بمقام جامع مسجد گلشن، فیڈرل بی ایریا، کریم آباد، کراچی۔

(بیان: حضرت علامہ مفتی محمد آصف عبداللہ قادری صاحب)

نیماویہ سیلانی

wellfare international trust

دکھی دلوں کا سیارا

(الحمد لله رب العلمین)

روزانہ پچاس ہزار سے زائد لوگوں کی مدد کرنے والا منفرد ادارہ

- ▶ 51 سینٹرز میں 40 ہزار افراد کے علاوہ غریب بستیوں میں کھانے کی فراہمی
- ▶ علاج معالجہ اور ٹیسٹ و آپریشن کی سہولت
- ▶ دینی و دنیاوی تعلیم کی فراہمی
- ▶ ہزار سے زائد گھرانوں کی ماہانہ کفالت
- ▶ اور دیگر 30 سے زائد عوامی خدمت کے شعبہ جات میں مصروف عمل

آپ اپنے عطیات پاکستان بھر میں UBL کی کسی بھی برانچ میں جمع کروا سکتے ہیں۔

UBL AMEEN ACCOUNT No. 1000414-0

SWIFT CODE. UNIL PKKA



ادارے کی سالانہ آڈٹ شدہ رپورٹ آپ بھی طلب کر سکتے ہیں
آپ کے دیئے ہوئے عطیات انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں

Tel: +92-21-34130786 (5 Lines)
www.saylaniwelfare.com

ON LINE ISLAMIC BOOKSHOP
www.salambookshop.com

Retail Price Rs: 60 USD: \$1.50
ISBN: 978-969-9498-00-8



9 789699 498008